THE ALFAZL QADIAN

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ — پتہ قادیان بٹالہ — قیمت فی پرچہ ار

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

788

اخبار

ہفتہ میں دوبار

الفضل

قادیان دارالامان

جولائی ۔ اگست ۔ ستمبر ۱۹۲۳

ایڈیٹر :۔ غلام نبی ❋ اسسٹنٹ ۔ مہر محمد خان ❋

نمبر	مورخہ ۳ جولائی ۱۹۲۳ء	یوم شنبہ	مطابق ۱۷ ذیقعدہ ۱۳۴۱ھ	جلد ۱۱

مدینۃ المسیح

[حضرت خلیفۃ] المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت جمعرات [...] جون) کو علیل رہی ۔ اور حضور نمازوں میں بھی تشریف [نہ لا] سکے ۔ لیکن خدا کے فضل سے جمعہ کو اچھی ہو گئی [...] حضور نے خود ارشاد فرمایا ۔ جو حضرت مسیح موعود [کے الہا]م "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک [پہنچا]ؤں گا" پر تھا

[...] کی تربیت کیلئے ماسٹر علی محمد صاحب ۔ نے جو سلم گرب [...] کے بعد نماز مغرب ان کا جلسہ تھا جس میں حضرت [...] بچوں نے اپنے اپنے مضامین [...] ضرورت بیان کی ۔ اور آخر [...] جسمانی تربیت کے طریق [...] بعد نماز مغرب جناب [...]

نظم

شکر للہ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے حرم ثالث میں مولود مسعود کی ولادت پر

صد شکر مر خدا را فضلِ بہار آمد
در نخلِ آرزوئے شاخِ ببار آمد

بادے وزید و ما را تازہ نمود جانہا
وز ہر طرف شمیمے مشکِ تتار آمد

ناگہ صبا رسید و مژدہ رساند و گفتا
سروِ سہی ز فضلش در جوئبار آمد

فرزند ماہ طلعت در خانۂ بزرگے
اندر وجود آمد دل کامگار آمد

آں مژدۂ مسیحا شد قرۂ دو دیدہ
از بطنِ سیدہ کو عالی تبار آمد

یا ایہا الاحبا اُدعوا بطولِ عمرہ
واجب دعائے خیرش بر دوستدار آمد

محمود ابن احمدؑ کاں موردِ کرم شد
فضلِ عمر بلقبے از کردگار آمد

آں نوجواں اولوالعزم آئے بنصرتِ حق
بر مسندِ خلافت فاروق وار آمد

بر کفر دینِ حق را غلبہ دہد بعالم
گوئی بقدرتِ خود پروردگار آمد

آمد نظیرِ احمدؑ الحق بحسن و احساں
شاہد بدیں شہادت سیزا شتہار آمد

خوش خلق و خوش شمائل خوش قسمت و خوش زمانہ
یکتا با ایں صفتہا در روزگار آمد

یارب بہر جہانے اور ابدہ مرادے
خیزد صدا زبادے آں شہسوار آمد

لائق گدائے شاہے بندہ یک نگہ ہے
بردہ بتو پناہے ایں خاکسار آمد

خاکسار:- برکت علی لائق لدھیانوی

اخبار احمدیہ

جناب میر قاسم علی صاحب کے خلاف مقدمہ خارج

یہ خبر مسرت کے ساتھ سنی جائیگی۔ کہ جناب میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق کے نام ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور کی طرف سے جو یہ نوٹس جاری ہوا تھا۔ کہ وہ وجہ بتلائیں۔ - زیر دفعہ ۱۰۸ کیوں نہ ان سے تیس ہزار کی ضمانت طلب کی جائے ۲۵ر جون کو واپس لے لیا گیا۔ اگرچہ جناب میر صاحب کو سرکاری طور پر اس نوٹس کی کوئی اطلاع نہ پہنچی لیکن وہ بطور خود مع جناب اکبر علی صاحب وکیل ہائیکورٹ و ممبر لیجسلیٹو کونسل پنجاب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب کی عدالت میں ۲۵ تاریخ کو پہنچ گئے۔ چونکہ جناب میر صاحب کو اسی دن کونسل میں شمولیت کے لئے شملہ جانا تھا۔ اسلئے پہلے میر صاحب کا ہی معاملہ عدالت میں پیش ہوا۔ اور جناب میر صاحب نے عدالت کی توجہ اس امر پر مبذول کرائی۔ کہ یہ مقدمہ اختیار سماعت عدالت سے باہر ہے۔ کیونکہ ۶ تاریخ کی تقریر کے متعلق ۹ر جون کو نوٹس جاری ہوا ہے۔ اور میر صاحب ۷ر جون کو لاہور سے چلے گئے تھے۔ مجسٹریٹ صاحب نے اس کا ثبوت طلب کیا۔ اور جناب میر صاحب نے حلفی بیان داخل کر دیا۔ کہ میں ۷ر جون کو لاہور سے روانہ ہو گیا تھا۔ اور ۹ر جون کو سب جج بٹالہ کے اجلاس میں حاضر تھا۔ اسپر عدالت نے سرکاری وکیل سے پوچھا اور فریقین کے وکلاء کی بحث سننے [illegible] مقدمہ کو خارج کر دیا۔ الحمد للہ ۔

یہ ساری کارروائی چند منٹ میں انجام پذیر ہو گئی۔ چونکہ اخبار کیسری اور دوسرے ضمانت کے مقدمے بھی اسی دن اس عدالت میں پیش ہونے تھے اسلئے آریوں اور مسلمانوں کا بھی خاصہ مجمع تھا۔ اور آریوں کی نظریں خاص طور پر جناب میر صاحب کے مقدمہ کی طرف تھیں۔ لیکن جب میر صاحب خوش و خرم واپس آ گئے۔ تو آریہ بکے بکے رہ گئے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے دشمنوں کی خواہشوں کو ناکام و نامراد کر دیا۔ الحمد للہ ۔

آریہ سماج کے متعلق ٹریکٹ

احباب کی یاد دہانی کے لئے دوبارہ اعلان کیا جاتا ہے کہ آریہ سماج کے متعلق ٹریکٹوں کا سلسلہ جاری ہو چکا ہے۔ اور پانچ ٹریکٹ چھپکر دفتر میں پہنچ گئے ہیں آیندہ کے لئے انکی طباعت اور فروخت کا کام دفتر بک ڈپو تالیف و اشاعت کے ماتحت کر دیا گیا ہے اسلئے احباب دفتر انسداد کو لکھنے کی بجائے دفتر بک ڈپو کو آرڈر دیا کریں۔ ایسا ہی آریہ سماج کے متعلق دیگر کتب کیواسطے بھی دفتر ہذا کو لکھنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ فروخت کا سارا کام دفتر بک ڈپو تالیف و اشاعت کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ ٹریکٹوں کی قیمت منفصلہ ذیل ہے:-

نام ٹریکٹ	تعداد صفحہ	فی نسخہ	فی سیکڑہ
وید تین ہیں یا چار	۸	[illegible]	[illegible]
ویدوں کی تعداد میں اختلاف	۴	[illegible]	[illegible]
وید کے ملہمین میں اختلاف	۸	[illegible]	[illegible]
کیا وید الہامی ہیں؟	۴	[illegible]	[illegible]
ابطال ازلیت وید	۱۲	[illegible]	[illegible]

مرزا شریف احمد - قادیان

دوسری سہ ماہی کے مبلغین کا پہلا وفد آگرہ میں۔

۲۲ر جون ۱۹۲۳ء کی شام کو احمدی مبلغین کی دوسری سہ ماہی کا پہلا وفد آگرہ پہنچا۔ امیر المجاہدین مع دیگر احباب کے وفد کے استقبال کے لئے سٹیشن آگرہ چھاؤنی پر موجود

۲۳ر جون کو تمام دن امیر المجاہدین نے [illegible] کو ہدایات دیں۔ اور فرائض سے آگاہ کیا۔ اور [illegible] دن صبح کو تمام احباب کو مختلف علاقہجات میں تقسیم کر جا بجا اپنے اپنے گاؤں میں روانہ ہو گئے۔ اللہ تعالےٰ کے ساتھ ہو۔

خاکسار چودہری محمد اوز خان سیکرٹری وفد آگرہ۔

چندہ مسجد برلن

اخبار الفضل میں ایک مضمون "چندہ مسجد برلن" کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی طرف سے شایع ہو چکا اور میں نے بھی اس مضمون کو الگ خوشخط لکھوا کر ہر ایک [illegible] میں کافی تعداد میں ارسال کیا ہے تاکہ احمدی بہنیں بھی آسانی سے پڑھ لیں۔ اسواسطے میں بہنوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ وہ پورے طور پر سعی سے کام کریں۔ اور رقم حسب الحکم حضرت اقدس اخیر اگست تک پوری کر دیں کی رقم ایک کافی تعداد میں موجود ہے۔ اس رقم کی وصولی پر زور دیا جائے۔ اور جن بہنوں نے اس تحریک میں حصہ نہیں لیا۔ انکو شامل کیا جاوے۔ اسطرح پر ستر ہزار کی رقم کو جلد پورا کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا اور اپنے امام کی خوشنودی حاصل کریں۔ والسلام

ناظر بیت المال - قادیان

امتحان بی ایس سی میں کامیابی

ملک محمد اسمٰعیل صاحب پسر ڈاکٹر الٰہی [illegible] مرحوم امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے بی ایس سی فسٹ ڈویژن میں کامیاب ہوئے ہیں۔ اور ہندو یونیورسٹی میں بی ایس سی میں اوّل رہے ہیں۔ خدا مبارک کرے۔ ملک صاحب ان دنوں علاقہ ارتداد میں کام کر رہے ہیں ۔

یتامیٰ کی دعوت

منشی سراج الحق صاحب پٹیالوی کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح کے صاحبزادہ طاہر احمد کی پیدائش کی خوشی میں قادیان کے یتیموں کو پر تکلف دعوت خاکسار کے مکان پر ۲۳ر جون کو کھلائی گئی۔

خاکسار حشمت اللہ - قا[illegible]

گوجرہ میں احمدیہ جلسہ

جناب [illegible] جس میں جناب حافظ روشن علی [illegible]

(بسم اللہ الرحمن الرحیم)
الفضل
قادیان دار الامان۔ مورخہ ۳ جولائی سنہ ۲۳ء

سنہ ۱۹ء کا مہاشہ شردھانند سنہ ۲۳ء میں

گذشتہ پرچہ میں ناظرین کرام نے وہ مضمون دیکھا ہو گا۔ جس میں ہندوؤں کی ایک اور خطرناک چال کا انکشاف کیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ جامع مسجد دہلی میں مہاشہ شردھانند کے لیکچر دینے کے [illegible] کا فوٹو ناواقف لوگوں کو ہر تدبیر بنانے کے [illegible]رح استعمال کیا جا رہا ہے۔ [illegible] وقت جبکہ مہاشہ شردھانند کھلے طور پر اپنے اصلی روپ میں ظاہر ہو گئے ہیں۔ مسلمان اپنی غلطی کا اعتراف کر رہے ہیں۔ اور ہم نے معزز مسلمان اخبارات میں پڑھا۔ اور قابل مسلمان لیڈروں کی زبانی سنا ہے۔ کہ ملکانہ راجپوتوں کے ارتداد کا عذاب شردھانند کے ذریعہ مسلمانوں پر اس لئے نازل ہوا ہے۔ کہ انہوں نے خانۂ خدا میں اس دشمن خدا و رسول کو ایسی جگہ کھڑا کر کے وعظ کرایا۔ جہاں نائب رسول کو ہی کھڑا ہونے کا حق ہے۔ لیکن "الفضل" نے اسی وقت اس کے خلاف آواز اٹھائی تھی۔ اور ایک مفصل مضمون اس قابل افسوس حرکت کے خلاف لکھا تھا۔ ذیل میں اس کا کچھ حصہ اسلئے درج کیا جاتا ہے کہ ناظرین کو معلوم ہو۔ ہماری آنکھوں نے مہاشہ شردھانند کے وجود میں اسوقت جو کچھ دیکھا۔ جبکہ مسلمان انہیں بنا عزیز ترین محبوب سمجھ رہے ہے۔ اور ہر وہ عزت اور [illegible] دے رہے تھے۔ جو ان کے اختیار میں تھی۔ وہی اب سب کو نظر آ رہا ہے ٭

اخبارات میں "جامع مسجد دہلی میں سوامی شردھانند لیکچر" کے عنوان سے یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ:۔

"۴ اپریل سنہ ۱۹۱۹ء کو جامع مسجد دہلی میں ان اشخاص کیلئے جو ۳۰ مارچ کو گولیوں سے ہلاک ہوئے تھے۔ دعا کی گئی۔ قریباً ۳۰ ہزار اشخاص جمع تھے۔ نماز اور خطبہ کے بعد ہندوؤں کو بڑی آزادی سے مسجد میں آنے کی اجازت دی گئی سیکرٹری انجمن نعمانیہ نے ممبر پر کھڑے ہو کر تقریر کی۔ اس اثناء میں سوامی شردھانند صاحب (سابق منشی رام صاحب) مسجد میں تشریف لائے۔ تمام مجمع آپ کے استقبال کے لئے کھڑا ہو گیا۔ سوامی صاحب کو منبر پر کھڑا کیا گیا۔ اور آپ سے تقریر کرنے کیلئے درخواست کی گئی۔ یہ عجیب نظارہ تھا"

پچھلے دنوں خواجہ حسن نظامی صاحب نے اخبارات میں لکھا تھا کہ مہاشہ شردھانند صاحب کو جامع مسجد کے ممبر پر نہیں کھڑا کیا گیا تھا۔ بلکہ مکبر پر کھڑا کیا گیا تھا۔ گو واقعہ کی اہمیت میں اس سے کوئی فرق نہیں پڑ سکتا تاہم مندرجہ بالا الفاظ [illegible] کہ مہاشہ صاحب کو منبر پر ہی کھڑا کیا گیا تھا۔ خیر ہم نے اس خبر کو شائع کرتے ہوئے لکھا:۔

"وہ جو لوگ "سوامی شردھانند صاحب" کے نام سے واقف ہیں۔ وہ یہ بھی ضرور جانتے ہیں۔ کہ آپ اس فرقہ کے جو آریہ کے نام سے مشہور ہے۔ اور جس کے افراد کا سلوک اسلام سے نہایت دل آزار اور رنجدہ ہے ایک سرگروہ لیڈر ہیں۔ اور اس شخص کے خاص شیدائیوں میں سے ہیں جس نے اپنی کتاب میں اسلام اور بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق اس قدر سخت اور نامہذب الفاظ استعمال کئے ہیں۔ کہ کوئی مسلمان انکو پڑھ کر بیتاب اور غمناک ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اسوقت یہ کتاب دنیا سے نابود نہیں ہو گئی۔ بلکہ ہر سال کثیر تعداد میں فروخت اور مفت تقسیم کی جاتی ہے۔ ایسے شخص کو جامع مسجد کے منبر پر کھڑا کر کے اس سے لیکچر کی درخواست کرنیوالوں اور اسکی درخواست منظور کرنے پر اللہ اکبر کے نعروں سے خوشی کا اظہار کرنے والوں کی مذہبی غیرت اور حمیت پر جس قدر بھی ماتم کیا جائے۔ تھوڑا ہے۔ اس سے بڑھکر حیرت انگیز بات کیا ہو سکتی ہے کہ خانۂ خدا میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ممبر پر ایک ایسے شخص سے درخواست کر کے لیکچر کرایا جائے۔ جو دل سے اسلام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سخت دشمن ہو۔ اور بانی آریہ سماج نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو الزام لگائے ہیں۔ انکو سچا سمجھتا ہو۔ ہم اس موقعہ پر ان الزامات کو حرف بحرف بیان کر کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فدائیوں کے دلوں کو زخمی کرنا نہیں چاہتے۔ لیکن یہ بتلانے سے باز نہیں رہ سکتے۔ کہ جس شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات پر نہایت سخت الزام لگائے۔ اور آپ پر بہتان باندھے ہیں۔ اسی کو "سوامی شردھانند صاحب" اپنا راہ نما سمجھتے اور اسی کے مشن کی اشاعت اور ترقی کے لئے سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر سادھو بن گئے ہیں۔ اب وہ لوگ جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے۔ مسجد کو خانۂ خدا یقین کرتے۔ اور مسجد کے منبر کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا منبر قرار دیتے ہیں۔ بتائیں اور سوچ سمجھ کر بتائیں کہ ان کا ایسے شخص کو جامع مسجد میں منبر پر کھڑا کر کے وعظ کرانا کس بات کی علامت ہے۔ اور ان کی دینی اور مذہبی حالت پر کیا فتویٰ لگاتا ہے۔

شاید کہا جائے کہ "سوامی شردھانند صاحب" کو جامع مسجد کے منبر پر کھڑا کر کے تقریر کرنے کا موقع دینے سے مسلمانوں کے وسیع الحوصلہ ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔ نہ کہ کسی قسم کی بے غیرتی اور بے حمیتی کا۔ لیکن معاف فرمایا جائے۔ اگر ہم یہ کہیں کہ کوئی سمجھدار اور غیرت رکھنے والا انسان اسکو ماننے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا کیونکہ جب دنیاوی معاملات میں کوئی باغیرت انسان [illegible] پسند نہیں کرتا۔ کہ ایک ایسے شخص کو جو اسکی [illegible] اسکے ماں باپ پر یا اسکی بیوی اور لڑکی [illegible] گندے اور فحش سے فحش الزام لگائے [illegible] کے ناپاک الزام لگانے والے کی ہاں میں ہاں [illegible] اسے اپنے گھر میں بلا کر اسکی خاطر تواضع کرے۔ اور [illegible] نام وسعت حوصلہ رکھے۔ تو دینی معاملہ میں کیونکر جائز ہو سکتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سخت ہتک کرنیوالے کے شیدائی کو اپنے گھر نہیں۔ بلکہ خدا کے گھر میں منبر پر کھڑا کیا جائے۔ اور اس سے لیکچر دینے کی درخواست کی جائے۔ یہ سوائے مذہبی بے غیرتی اور بے حمیتی کے ہرگز نہیں ہو سکتا ٭

کاش مسلمان سوچیں اور غور کریں۔ ان کی حالت دن بدن ایسی افسوسناک ہو رہی ہے۔ کہ اگر انہوں نے اسمیں تبدیلی نہ کی۔ اور اسلام کے حقیقی پیرو نہ بن گئے تو ان کا انجام بھی وہی ہوگا۔ جو ان سے پہلے بہت سی قوموں کا ہو چکا ہے۔" (الفضل ۳ر مئی ۱۹۲۳ء)

جہاں تک ہمیں معلوم ہے۔ اسوقت سوائے "الفضل" کے کسی مسلمان اخبار نے ایک لفظ بھی اس کے متعلق نہیں لکھا تھا اور لکھا بھی کیونکر جاتا۔ جبکہ نہایت سادگی سے یہ سمجھ لیا گیا تھا کہ ہندو وفادار اور جان نثار دوست بنکر مسلمانوں کے گلے مل رہے ہیں۔ بیچارے پریشان حال اور مصیبت زدہ مسلمانوں کو کیا خبر تھی کہ ہر ایک ہندو اور خاصکر ان کے لیڈر سیواجی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنی بغل میں زہر آلود خنجر پوشیدہ رکھتے ہیں۔ اور خطرناک وار کرنے کے لئے موقع کی تلاش میں ہیں آخر وہ وقت آ گیا۔ کہ جامع مسجد کے منبر پر کھڑے ہو کر مسلمانوں کے عظیم الشان مجمع سے خطاب کرنیوالا سوامی شردھانند" مدتوں کی تیاریوں کے بعد علی الاعلان جاہل مسلمانوں کو مرتد کرنے کے لئے کھڑا ہو گیا۔ اور تمام کے تمام ہندو دکھانیوالے اپنی صدیوں کی عداوتوں [illegible] کو چھوڑ کر اس کے پشت پناہ بن گئے۔ ہندو لیڈر اسکی تائید میں کھڑے ہو گئے۔ اور ہندو راجے مہاراجے ہر طریق سے مدد دینے لگ گئے۔

اب عام مسلمانوں کی آنکھیں تو کھل رہی ہیں۔ اور [...] سمجھ رہے ہیں کہ ہندو "سوامی شردھانند" کی ماتحتی [...] چال چل رہے ہیں حتیٰ کہ مسلمانوں کی دوبارہ [...] ارتداد کی آگ کو بھڑکا رہے ہیں لیکن [...] ہزار افسوس کہ مسلمان لیڈروں نے ابھی تک [...] نہیں لی۔ اور ہزارہا ملکانوں کے مرتد ہو جانے پر بھی ان کے دل پر کچھ اثر نہیں ہوا۔ ہم نہیں سمجھتے۔ وہ کس خیال میں محو ہیں۔ کیا انہیں اتنا بھی معلوم نہیں۔ کہ اگر ہندوؤں کی کوششوں سے جو متفقہ طور پر مسلمانوں کے خلاف ہو رہی ہیں۔ خدانخواستہ مسلمان نہ رہے۔ یا نہایت ہی قلیل تعداد میں رہ گئے۔ تو لیڈروں کی لیڈری کہاں رہیگی۔ ابھی وقت ہے۔ کہ ذمہ دار مسلمان اٹھیں۔ اور ہندوؤں کی تباہ کن حرکات کا سدباب کریں۔ مسلمان لیڈروں نے ہی ہندوؤں کو سر پر چڑھایا۔ اور عام مسلمانوں کو ان کا معتقد بنایا تھا۔ اب انہی کا فرض ہے کہ اسکے نقصانات سے بچانے کی کوشش کریں۔

سکھوں کے قابل تعریف مذہبی جوش کا نظارہ

آگرہ سے واپس آتے ہوئے چند گھنٹے گاڑی کے انتظار میں مجھے امرتسر ٹھہرنا پڑا۔ اس موقع سے فائدہ اٹھا کر میں "کار سیوا" کا نظارہ دیکھنے کے لئے دربار صاحب میں گیا۔ اگرچہ پہرہ داروں نے اندر جانے کی اجازت نہ دی۔ اور وقت کی تنگی کی وجہ سے میں کسی ذمہ دار شخص سے ملکر داخلہ کی منظوری نہ لے سکا تاہم باہر کھڑے کھڑے جو نظارہ دیکھا۔ بہت پُر اثر تھا۔ مردوں اور عورتوں کے انبوہ کثیر کی تمام حرکات و سکنات انتظام کے ماتحت تھیں تمام تالاب سے گار نکالنے کے لئے باقاعدہ چار چار کی قطار میں شبد پڑھتے ہوئے دربار صاحب میں داخل ہوتے تھے مردوں کے پیچھے عورتیں بھی اسی طرح سے آتی تھیں۔ چھوٹے بڑے بوڑھے جوان۔ عورت و مرد امیر و غریب غرضیکہ ہر ایک میں خاص ولولہ اور جوش نظر آتا تھا۔ اور محسوس ہوتا تھا کہ گویا حظ کا انتظام اور لمبی لمبی کہانیں سیج میں اضافہ کر رہی ہیں۔ میونسپل کمیٹی نے جگہوں میں عورتوں مردوں کے لئے سبیل بھی اخلاص مندی کا شاندار نظارہ تھا۔ بازاروں۔ گلیوں۔ سڑکوں اور سٹیشن پر ہر جگہ سکھ مردوں عورتوں کا ہجوم نظر آتا تھا۔

غرض جو کچھ دیکھنے کا موقع ملا۔ وہ سکھ قوم کی شاندار کارناموں کا منظر تھا۔ اور اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ خواہ کوئی قوم کتنی ہی چھوٹی ہو اگر وہ متحد اور متفق ہو کر جانی اور مالی قربانی کرنے کے لئے تیار ہو جائے۔ تو نہ صرف دنیا میں ہی خاص عزت و وقار قائم کر سکتی ہے۔ بلکہ اپنے مقاصد اور مدعا کے حصول میں بھی کامیاب ہو سکتی ہے۔

سکھ صاحبان نے ۱۷ر جون کو تالاب سے گار نکالنے کا افتتاح بڑی شان کے ساتھ کیا۔ سب سے پہلے پانچ منتخب کردہ معزز اصحاب نے سونے کی کدالوں سے جنمیں ہیرے جڑے ہوئے تھے۔ گار نکالکر چاندی کی ٹوکریوں میں رکھی۔ پھر گار سے بھری ہوئی ٹوکریاں اپنے سر پر رکھکر اس جگہ تک لے جائی گئیں۔ جہاں گار جمع کی جاتی تھی۔ مہاراجہ صاحب پٹیالہ نے بہ نفس نفیس اس کام میں شرکت فرمائی۔ اور خود گار نکالکر اور اپنے سر پر رکھ کر باہر نکالی۔ انہوں نے باقاعدہ امرت چکھا۔ اور ان کی طرف سے اعلان کیا گیا کہ تحریک گوردوارہ کے سلسلہ میں جس قدر بھی لوگ شہید ہو چکے ہیں۔ ان کے پسماندگان کو آپ حسب سفارش شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی پنشن دینگے کار سیوا کے لنگر کے لئے آپ نے پندرہ ہزار روپیہ جنگی فنڈ کے لئے ۲۵ ہزار نذر کیا۔

پنجاب کے تمام اضلاع کے علاوہ کابل۔ کشمیر سرحدی۔ یوپی۔ مدراس۔ بمبئی۔ سندھ۔ بنگال۔ بہار وزیرستان تک کے لوگ امرتسر پہنچے۔ اور ان کے لئے سپیشل ٹرینیں چلتی رہیں۔

ہم اپنے سکھ بھائیوں کو جہاں انکی قابل تعریف ہمت اور مذہبی لگن پر مبارکباد کہتے ہیں وہاں ان کی مثال پیش کر کے مسلمانوں سے صرف اتنا عرض کرنا چاہتے ہیں۔ کہ وہ ذرا غور تو کریں کہ ان میں مذہب کے لئے کہاں تک جوش اور اخلاص پایا جاتا ہے۔ ان میں سے کتنے ہیں۔ جن کے دل میں ملکانوں کے ارتداد نے درد پیدا کیا ہے۔ انہیں سے کتنے ہیں۔ جنہوں نے فتنہ ارتداد کو مٹانے کے لئے کوئی کوشش کی ہے۔ اور انہیں سے کتنے ہیں۔ جنہوں نے اس کام میں کسی قسم کی مدد دی ہے۔

آہ! ایک تو وہ وقت تھا۔ کہ مسلمانوں کے کارنامے ساری دنیا کے لئے مثال کا کام دیتے تھے۔ اور دنیا ان کے نقش قدم پر چلنا اپنے لئے کامیابی کا باعث سمجھتی تھی۔ لیکن اب یہ حالت ہے کہ مسلمانوں میں دوسروں کی سرگرمیوں دیکھ کر بھی حرکت نہیں پیدا ہوتی۔ اپنی قوم کو تباہ ہوتے دیکھ کر بھی جوش نہیں آتا۔ اور اسلام کے خلاف اعداء کی حملے پر نظر کر کے بھی ہوش نہیں آتی۔

امام جماعت احمدیہ قادیان کا خطاب

احمدی مجاہدین سے

۲۰ جون ۱۹۲۳ء کو بدھ کے روز علاقہ ارتداد میں تبلیغ کے لئے دوسری سہ ماہی کا جو پہلا وفد روانہ ہوا۔ اسے رخصت کرتے وقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل تقریر فرمائی تشہد اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

آج سے تین مہینہ پہلے ہم لوگ اسی راستہ پر اس پہلے وفد کو چھوڑنے آئے تھے جو علاقہ ملکانہ میں تبلیغ کے لئے روانہ ہوا تھا۔ ان لوگوں کی کیا حالت تھی۔ اور کیا ہوئی۔ ان پر کیا گذری۔ انہوں نے کیا کام کیا۔ اس کے متعلق چند ہدایتیں دینے کے بعد ذکر کرونگا پہلے چند ہدایتیں دینا چاہتا ہوں جنکا یاد رکھنا آپ لوگوں کے لئے ضروری ہے۔

کسی ہدایت پر عمل کئے بغیر فائدہ نہیں ہو سکتا

پہلی ہدایت تو یہ ہے کہ کوئی ہدایت مفید نہیں ہو سکتی جب تک اسپر عمل نہیں کیا جاتا۔ قرآن کریم میں ساری ہدایتیں ہیں۔ لیکن اس زمانہ میں مسلمانوں کیلئے مفید نہیں۔ بلکہ قرآن نقصان دہ ہو رہا ہے۔ اس لئے نہیں کہ قرآن میں کوئی نقص آگیا ہے بلکہ اس لئے کہ لوگ خراب ہو گئے۔ اور اس کی طرف توجہ نہیں رہی۔ مصر کے ایک عالم نے لوگوں کی حالت پر تمسخر کرتے ہوئے اور یہ بتانے کیلئے کہ لوگ کسطرح قرآن شریف کو مانتے ہیں۔ لکھا ہے۔ کہ یورپ کے لوگ کہتے ہیں قرآن کا کوئی فائدہ نہیں مگر ان کو کیا معلوم ہے۔ قرآن کے بڑے فوائد ہیں۔ دیکھو یہ فائدہ کیا کم ہے کہ ساری عمر قرآن نہ پڑھو۔ لیکن جب مر جاؤ تو قبر پر قرآن پڑھا جاتا ہے۔ پھر یہ کیا کم فائدہ ہے۔ کہ اسے خوبصورت غلافوں میں لپیٹ کر زینت کے طور پر گھر میں رکھا جاتا ہے۔ اور جب کوئی شخص کسی غلط بات کو نہ مانتا ہو تو اس کو جھوٹی بات کا یقین دلانے کے لئے قرآن کو ہاتھ میں لیکر یقین دلایا جاتا ہے تو اس طرح قرآن باوجود مفید ہونے کے لعنت کا طوق ہو گیا۔ یہ بہترین چیز تھی۔ مگر اس کے غلط استعمال سے نقصان ہو رہا ہے۔ اسی طرح دیکھو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بشارت عظمیٰ تھے۔ مگر کن کے لئے۔ ان کے لئے جو مانتے ہیں۔ مگر ابوجہل کیلئے تو بشارت نہ تھے۔ اس کے لئے آپ انذار تھے۔ پس ہدایت وہی مفید ہو سکتی ہے۔ جو عمل میں آئے۔ لیکن افسوس ہے کہ اکثر لوگ ہدایتیں مزے لینے کے لئے پڑھتے ہیں۔ اور ان پر غور نہیں کرتے۔ حالانکہ ان کو یہ سوچنا چاہئے۔ کہ ہم ان نصیحتوں کو کس طرح اپنی روزانہ زندگی پر وارد کر سکتے ہیں۔

آپ لوگوں کو کچھ ہدایتیں مطبوعہ دی گئی ہیں۔ کچھ زبانی سنا دی گئی ہیں۔ یا سمجھا دی جائینگی۔ ان سب کے مطابق اپنی زندگی بناؤ۔ اگر تم ان ہدایتوں کے مطابق کام کرو گے۔ تو انشاء اللہ کامیاب ہو گے بہت سے لوگ الفاظ کو پڑھتے ہیں۔ اور ان پر سے یونہی گذر جاتے ہیں۔ غور نہیں کرتے کہ ان کے نیچے کون سے معنے ہیں۔ وہ الفاظ کو دیکھتے ہیں۔ مگر ان کے معنوں کو نہیں دیکھتے۔ تم الفاظ کو پڑھو۔ ان کے مطلب کو سمجھو۔ اور ان مطالب کو اپنے زندگی کا دستور العمل بناؤ (؟) اوپر حاوی کرو۔

چھوٹی بات کا بڑا اثر

بہت سی چھوٹی باتیں ہوتی ہیں۔ مگر اپنے اندر بہت سے معانی رکھتی ہیں۔ اور ان کے بڑے اثرات ہوتے ہیں میں جب چھوٹا بچہ تھا۔ تو یہ پڑھکر حیران ہوتا تھا کہ نیوٹن نے جو کام کیا ہے۔ اسے بڑا کیوں کہا جاتا ہے۔ نیوٹن نے کشش ثقل معلوم کی تھی۔ وہ باغ میں بیٹھا ہوا تھا۔ کہ اس نے دیکھا۔ ایک سیب شاخ سے گرا ہے۔ اس نے غور کیا کہ یہ سیب اوپر جانے کی بجائے نیچے کی طرف کیوں آیا ہے۔ اسی امر پر غور کرتے کرتے اس نے کشش ثقل کا پتہ لگا لیا۔ مجھے جب بڑے ہو کر معلوم ہوا کہ اس دریافت سے علوم میں انتہا ترقی ہوئی ہے۔ تو نیوٹن کی دریافت کی قدر معلوم ہوئی۔ اس بات کی دریافت سے علوم کی ترقی ہزاروں گنی ہو گئی ہے۔ دیکھو بات معمولی تھی۔ مگر اس کے اثرات کتنے اہم ثابت ہوئے۔

مومن بزدل نہیں ہوتا

دوسری ہدایت یہ ہے کہ مومن بزدل نہیں ہوتا چونکہ ہم یہ کہتے رہتے ہیں کہ فساد نہ کرو اس لئے خیال آتا ہے کہ بعض لوگوں میں بزدلی نہ پیدا ہو جائے۔ یاد رکھو کہ مومن وسط میں رہتا ہے۔ ایک ہوشیار عورت وہ نہیں جو خاوند کے یہ کہنے پر کہ آج کھانے میں نمک زیادہ ہے۔ دوسرے وقت بالکل پھیکا کھانا پکالائے۔ اسپر وہ ضرور یہ کہیگا کہ کھانا پھیکا ہے اور اس وقت عورت کا یہ کہنا فضول ہو گا کہ پہلے کہتے تھے نمک زیادہ ہے۔ اب کہتے ہیں کم ہے۔ کیونکہ خاوند نے جب زیادہ نمک معلوم کیا تو زیادہ کہا اور جب کم معلوم کیا تو کم کہا۔ پس جس طرح عورت کا اعتراض غلط ہے۔ اسی طرح "فساد نہ کرو" کی تعلیم سے یہ نتیجہ نکالنا کہ بزدلی اختیار کرو۔ غلط ہے۔ "فساد نہ کرو" کے صرف یہ معنے ہیں کہ بلاوجہ لڑائی میں نہ پڑو۔ لیکن اگر دین کے لئے جان دینے کی بھی ضرورت ہو۔ تو اسوقت جان دینا ذلت اور فساد نہیں ہوگا۔

کیا صحابہ فسادی تھے۔ کہ ضرورت کے وقت جان دیتے تھے۔ نہیں۔ پس یاد رکھو کہ چونکہ ایثار و قربانی کے بغیر کبھی ترقی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس لئے تم کبھی کسی خطرے اور کسی بڑی سے بڑی قربانی سے نہ ڈرو۔ آپ کبھی فساد نہ کھڑا کرو۔ ہاں اگر ایسے سامان ہو جائیں کہ جان کا خطرہ ہو۔ تو جان کی پرواہ نہ کرو۔ ایسی حالت میں اپنی جگہ سے نہ ہٹنے پر خدا تمہاری حفاظت کریگا۔ بعض حالات میں غلطی سے لوگوں سے ایسا فعل سرزد ہوا ہے [illegible] وہ کچھ نام رکھیں مگر وہ بزدلی نظر آتا ہے [illegible] نہیں ہونا چاہئے۔

یاد رکھو بہادری کا نتیجہ ہمیشہ اچھا نکلتا ہے۔ اور بزدل کوئی کام نہیں کر سکتا۔ کسی جماعت اور کسی قوم نے ترقی نہیں کی۔ جب تک اس نے بزدلی کو چھوڑ کر بہادری سے کام نہیں لیا۔ اگر بزدل کو

دیکھو جنگلوں اور پہاڑوں میں بیس بیس سال گذار دیتے ہیں۔ ایک امریکن نے بیس سال جنگل میں اس لئے گذار دئیے کہ وہ بندروں کی زبان دریافت کرے۔ اور یہ معلوم کرے کہ آیا ان کے محض اشارے ہوتے ہیں۔ یا ان اشاروں کے کچھ معنے بھی ہوتے ہیں۔ چنانچہ بیس سال بندروں میں رہنے سے اس نے دریافت کیا کہ بندروں کی بھی زبان ہے جب ایک شخص بیس سال محض اس غرض کے لئے جنگلوں اور بندروں میں گذار دیتا ہے۔ کہ ان کی زبان دریافت کرے۔ تو کیا ہم خدا کے دین کی حفاظت اور تبلیغ کے لئے تین ماہ جنگلوں میں بسر نہیں کرسکتے۔ وہ لوگ خواہ کچھ بھی ہوں۔ مگر بندروں سے زیادہ تو غیر جنس نہیں۔

افسروں کی کامل اطاعت کرنی چاہیئے

تیسری نصیحت یہ ہے کہ تم اپنے افسروں کی کامل اور مکمل فرمانبرداری اختیار کرو خواہ تم اپنے آپ کو افسر سے اعلیٰ سمجھو۔ لیکن اس کی اطاعت اسی طرح کرنی ہوگی۔ جس طرح ایک [illegible] کی ایک چوڑھا اور چمار کرتا ہے۔ بلکہ اس سے بھی بڑھکر کرو۔ کیونکہ اس کے بغیر کام نہیں چل سکتا۔ اس کی پرواہ نہ کرو۔ کہ افسر ادنیٰ ہے اور تم اعلیٰ ہو۔ یا جو کام تمہیں دیا گیا ہے وہ ادنیٰ ہے۔ کیونکہ جو کام خدا کے لئے کرتا ہے۔ اس کی شان نہیں کم ہوتی بلکہ خدا اس کو اٹھاتا ہے۔ پس کسی کام کو ادنیٰ نہ سمجھو اور کبھی افسر کی اطاعت سے منہ نہ موڑو یہاں تک کہ اپنی مدت گذار کر واپس آجاؤ۔ وہاں رہو۔ اطاعت کرو۔ اور ہر ایک کام کرو جسکا تمہیں افسر حکم دے۔

میل ملاپ کی عادت ڈالو

چوتھی نصیحت یہ ہے کہ لوگوں سے باتیں کرنے اور ملاقات کرنے کی عادت ڈالو یہ نہ ہو کہ ایک مقام پر بیٹھے رہو۔ اور وہاں کے لوگوں سے ملاقات بھی نہ کرسکو۔ بعض دوست جو بہت لائق تھے مخلص بھی تھے اور دینی واقفیت بھی رکھتے تھے۔ محض کم گوئی کے باعث لوگوں سے میل جول نہ بڑھا سکے۔ اس کے مقابلہ میں یہاں کے ایک مستری ہیں جو پڑھے لکھے تو واجبی ہیں مگر ان کو یہ فن آتا ہے۔ کہ ایسے طریق پر آریوں وغیرہ سے گفتگو کرتے ہیں کہ دشمن خاموش ہو جاتا ہے۔ ایک مقام پر ہمارے ایک دوست مقیم تھے وہاں ایک مولوی صاحب گئے۔ اور جس مسجد میں ہمارے دوست مقیم تھے اس کے مصلے پر کھڑے ہوگئے۔ کہ نماز پڑھائیں۔ ہمارے دوست نے ان کے پیچھے نماز نہ پڑھی۔ اسپر مولوی صاحب نے شور مچا دیا کہ یہ کافر ہے۔ اس نے ہمارے پیچھے نماز نہیں پڑھی۔ دوسرے گاؤں میں جب ہمارے ان مستری صاحب کو معلوم ہوا تو انہوں نے نہایت معقولیت سے موٹے طریق پر اس بات کو اسطرح لوگوں کے ذہن نشین کر دیا۔ کہ مولوی صاحب کو حق ہی نہ تھا۔ کہ وہ اس مسجد میں آکر نماز پڑھاتے جبکہ اس جگہ کا امام موجود تھا۔

اسی طرح جس گاؤں میں وہ مقیم ہیں۔ وہاں کچھ آریہ پرچارک بھی گئے۔ وہ کسی ضرورت سے گاؤں سے باہر گئے ہوئے تھے۔ جب آریوں نے گفتگو کرنی چاہی تو گاؤں والوں نے کہا کہ ہمارے ایک بھائی ہیں۔ جو باہر گئے ہوئے ہیں وہ آلیں جو وہ فیصلہ کریں گے اسی کے مطابق ہم عمل کریں گے۔ ادھر گاؤں والوں نے ان کو بلوایا۔ انہوں نے آکر پہلے تو کھانے وغیرہ کے متعلق آریوں سے پوچھا اور پھر گفتگو کرنی چاہی۔ آریوں نے کہا کہ مولوی صاحب یہ برادری کا معاملہ ہے آپ ہی ان کو سمجھائیں کہ یہ مان جائیں۔ ان کا ایک بھائی باہر گیا ہوا ہے۔ وہ آئے تو ہم اپنی برادری کو ملا لیں گے۔ اور ہم ان سے اس بات کی معافی لینگے۔ کہ آجتک ہم نے ان کو اپنے سے علیحدہ رکھکر ان پر ظلم کیا۔ مستری صاحب نے ملکانوں کو کہا کہ وہ آپکے بھائی صاحب کہاں گئے ہیں۔ انکو بلاؤ۔ تاکہ پنڈت جی کی بات پر غور کریں۔ ملکانوں نے کہا وہ بھائی تو آپ ہی ہیں۔ اور اسپر انہوں نے صحیح فیصلہ کیا۔ آگے بحث لمبی ہے۔ اس کے دہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ غرض یہ میل ملاپ کا نتیجہ تھا۔ کہ انھوں نے ملکانوں پر یہ اثر پیدا کر لیا ہے خواہ وہ کتنے ہی دور بھاگنے والے لوگ ہوں انکو آہستہ آہستہ میل ملاپ کے ذریعہ درست کر لیا جا سکتا ہے۔

تبلیغی مقام کو نہیں چھوڑنا چاہیئے

پانچویں نصیحت یہ ہے کہ بار بار مرکز کو نہ چھوڑو۔ وہاں تبلیغ یا لوگوں کی بے رخی وغیرہ سے گھبرانا فضول ہے۔ ساری عمریں ہیں۔ صرف ۹۰ دن ہیں جو تبلیغ کیلئے وقف کئے گئے ہیں۔ اگر ان کو بھی یوں ہی کھو دو گے۔ تو پھر تبلیغ کس طرح پسندیدہ ہو سکتی ہے۔ ہاں جو پاس کے گاؤں ہوں وہاں ضرور جاؤ۔ لیکن بغیر خاص حکم یا نہایت شدید ضرورت کے اپنے مرکز کو ہرگز نہ چھوڑو۔

تبلیغی علاقہ

میری چھٹی نصیحت یہ ہے کہ جس گاؤں میں تم متعین ہو اس کے ارد گرد کے گاؤں کو بھی اپنا ہی علاقہ سمجھو۔ ہمارے پاس اتنے آدمی نہیں کہ ہر ایک چھوٹے بڑے گاؤں میں ایک ایک مبلغ لگا دیں اس لئے تم جس مرکزی گاؤں میں مقیم ہو اس کے ارد گرد علاقوں میں ضرور جاؤ۔ اگر اس گاؤں میں کوئی کام نہ ہو تو سیر کیلئے ہی چلے جاؤ۔ اور وہاں کے متعلق واقفیت بہم پہنچاؤ۔

آریوں کے ایجنٹوں سے ہوشیار رہو

ساتویں نصیحت یہ ہے کہ چونکہ وہاں پر آریوں کے ایجنٹ ہیں جو مبلغوں کو غفلت میں ڈالکر اپنا کام کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے ان سے بالخصوص ہوشیار رہو۔ تم کسی پر اگر خدا کیلئے شبہ کرو گے تو ثواب کے مستحق ہوگے۔ اور وہ شخص اگر بدنیت نہیں ہوگا نیک ہوگا تو اسکو اس لئے ثواب ہوگا کہ اسپر خدا کے لئے شبہ کیا گیا۔

دعاؤں پر خاص زور دو

میری آٹھویں نصیحت یہ ہے کہ دعاؤں پر خصوصیت سے زور دو جو کام دعا سے ہو سکتا ہے وہ اور کسی ذریعہ سے نہیں ہو سکتا۔ دوست دوست سے جدا ہو گئے مگر خدا جدا نہ ہوگا۔ ایک میاں اور بیوی خواہ ایک چارپائی پر لیٹے ہوئے ہوں اور بیوی کے پیٹ میں قولنج کا درد ہو تو قبل اس کے کہ وہ اپنے خاوند کو اطلاع دے اسکی دعا کو خدا سنیگا۔ اور اسکی تکلیف کو دور کردیگا۔ کیونکہ وہ علیم ہے اس نے اپنے علم سے وہ سامان کر رکھے ہیں جو اس مرض کو دور کرسکتے ہیں۔ پس خدا سے دعا کرو اور اسی پر بھروسہ کرو سامان بھی اسی کے فضل سے میسر آتے ہیں۔

معترض کو عام فہم جواب دو

نویں نصیحت یہ ہے کہ مومن ہوشیار رہتا ہے۔ مخالف کو وہ جواب دو جو عامی طبعوں کے لئے مفید

ایک جگہ ملکانوں میں آریوں نے اعتراض کیا کہ اسلام تو وہ مذہب ہے جو بہن بھائی کی شادی کرا دیتا ہے۔ (چچا تایا کے بچوں کی) اب اگر ایسے موقع پر علمی طور پر بحث کی جائے تو کم مفید ہوگی۔ اس لئے ہمارے دوستوں نے اللہ کے فضل سے یہ جواب دیا کہ اسلام میں تو بہن بھائیوں کی شادی نہیں ہوتی۔ البتہ ہندو مذہب میں ہوتی ہے۔ کیونکہ تناسخ میں ممکن ہے بہن یا کوئی اور قریبی رشتہ دار اگلے جنم میں بیوی بن جائے۔ پس وہ بات کرو جو مخاطب کے لئے مفید ہو۔ غلط نہ ہو۔ اسلام کے مطابق ہو۔ مگر ہو ایسی عام فہم کہ سننے والوں کے لئے مفید ہو۔

اظہار ہمدردی

دسویں نصیحت یہ ہے کہ ہمدردی سے جو کام ہو سکتا ہے۔ وہ بغیر ہمدردی کے نہیں ہو سکتا۔ لیکن ہمدردی کے یہ معنے نہیں ہیں کہ تم ان میں آئندہ کے لئے کوئی لالچ پیدا کر دو۔ بلکہ یہ ہے کہ ان کی ضرورت کے وقت جس قدر تم مدد کر سکتے ہو۔ کرو جسمانی طور پر امداد دو۔ اور اگر تمہارے پاس کچھ ہو تو جس طرح اپنے وطن میں غربا کی امداد ضرورت کے وقت کرتے ہو۔ ان کی بھی کرو آئندہ کے لئے کوئی وعدہ نہ کرو کہ ہم یہ کریں گے اور وہ کریں گے۔ کیونکہ لوگوں نے ان کو لالچ دیکر خراب کر دیا ہے۔ اگر ہم بھی وعدہ دینگے اور اس سے ان میں لالچ پیدا ہو گا تو ان کی اصلاح مشکل ہو جائے گی۔

کارگذاری کی یادداشت رکھو

گیارہویں نصیحت یہ ہے۔ جو کام کرو اس کی یادداشت رکھو۔ اور افسر کو باقاعدہ اطلاع دو۔ خواہ روزانہ خواہ ہفتہ وار۔ نوٹ بک کا فائدہ آئندہ کام کرنے والے مبلغوں کو بھی ہوگا۔

پہلے مبلغین کا شکریہ ادا کرو

اس کے بعد میں اس مضمون کی طرف آتا ہوں کہ ہمارے جو بھائی پہلے گئے وہ کس حال میں گئے تھے۔ انہوں نے وہاں کیا کام کیا اور کس طرح انہوں نے آریوں کی سوز مسالہ مخصوص کا مقابلہ کیا۔ جب ہمارے آدمی گئے ہیں تو وہ ایسا وقت تھا جبکہ سٹر دھانند صاحب نے علی الاعلان کہا تھا کہ ملکانہ لوگ پیاسے پرند کی طرح چونچ کھولے بیٹھے ہیں۔ کہ ان کے منہ میں کوئی پانی چوائے اس لئے ہمارا فرض ہے کہ جائیں۔ اور ان کو ہندو دھرم میں ڈالیں۔ اس وقت مسلمانوں کو یہ بھی معلوم نہ تھا کہ ملکانوں کی آبادی کہاں کہاں ہے۔ صرف ہدایت الاسلام کو چند دیہات کا علم تھا۔ اور وہ اس کو چھپائے بیٹھی تھی۔ مسلمانوں کو نہیں معلوم تھا کہ کن کن ضلعوں میں ان کی آبادی ہے۔ اور ریلوے کہاں تک ہے۔ اور راستہ کیا ہیں۔ حالانکہ وہ بہت وسیع علاقہ تھا۔ ملکانہ علاقہ اسی طرح ہے جیسے جالندھر۔ لاہور۔ راولپنڈی وغیرہ کی کمشنریوں کو ملا دیا جائے۔ پھر یو۔پی کی آبادی بھی پنجاب سے زیادہ پھیلی ہوئی ہے۔ پچاس میل کے علاقہ میں وہ پھیلے ہوئے ہیں۔ اس کی مثال ایسی ہی سمجھو کہ اگر کوئی شخص یہ معلوم کرنا چاہے کہ پنجاب میں سید کہاں کہاں ہیں۔ تو اس کے لئے کتنا مشکل کام ہے۔ بعض علاقوں میں ریل کم ہے یا نہیں ہے۔ ایسی حالت میں ہمارے بھائی وہاں گئے۔ اور ان میں سے بعض نے ستر ستر میل کا پیدل سفر طے کیا۔ گویا وہ بیس بیس گھنٹے چلتے رہے ہیں۔ اور پھر جب وہ گئے تو بعض علاقوں میں ان کو ڈاکو خیال کیا گیا۔ بعض میں خیال کیا گیا کہ یہ ان کے بچے بھگا لیجائینگے۔ اس حالت میں وہ ان کی بات کب سن سکتے تھے۔ وہ بجائے ان کی بات سننے کے ہر وقت ان کی حرکات پر ہی نظر رکھتے ہوں گے۔ پھر اجنبیت وغیرہ کی وجہ سے بعض مقامات سے ہمارے مبلغوں کو نکال بھی دیا گیا وہ کئی کئی دن سڑکوں پر پڑے رہے۔ اور ان کو فاقہ کرنے پڑے۔ بعض کو مہینہ مہینہ بھر چنے چبا کر گذارہ کرنا پڑا۔ رمضان کے مہینہ میں لوگ کس طرح اپنے گھروں میں سامان کرتے ہیں۔ مگر اس مہینہ میں ہمارے مبلغوں کو ستوؤں پر گذارہ کرنا پڑا۔ وہ لوگ چھوت چھات کرتے تھے ان کا کھانا پکانے کے لئے بھی تیار نہ تھے۔ اور ہماری تاکید تھی کہ ان سے مت مانگو۔ اور لحاظ میں بھی ان سے کوئی خدمت نہ لو۔ پھر ادھر آریوں کی کوششیں تھیں۔ ادھر علماء دیوبند وغیرہ بھی ہماری مشکلات میں اضافہ کر رہے تھے۔ وہ لوگوں کو کہتے تھے۔ کہ ان کے ساتھ ملنے سے بہتر ہے۔ کہ آریہ ہو جاؤ۔ غرض ایسی ایسی شدید مشکلات تھیں۔ جن میں وہ لوگ گئے اور انہوں نے ان مشکلات میں کام کیا۔ انہوں نے جو کام کیا ہے اور جس حالت میں کیا ہے ان کو پڑھکر اور ان کی قربانی کو دیکھکر رقت آتی ہے۔ انہوں نے اصل مشکلات کا مقابلہ کیا ہے۔ اب اگر تم کو فتح حاصل ہو تو اس فتح کی بنیاد انہوں نے ہی رکھی ہے۔ اور اس فتح کا سہرا اصل میں ان ہی کے سر ہوگا۔ اس لئے ضروری ہے کہ تم ان کے کام کو حقارت سے نہ دیکھو۔ بلکہ چاہیئے کہ تم ان کی شکر گذار رہو۔ کہ ابتدائی مشکلات کو انہوں نے تمہارے لئے صاف کر دیا ہے۔ آتا ہے من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ۔ جو لوگوں کا شکر گذار نہیں ہوتا۔ وہ اللہ کا بھی شکر گذار نہیں ہو سکتا۔ اس لئے تمہارا فرض ہے کہ تم ان کا شکر ادا کرو۔ میں تو بے تعلق کی طرح ہوں۔ میرے لئے جیسے وہ ہیں ویسے ہی تم ہو۔ میرا تم سب سے ایک سا رشتہ ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اب تمہارے ذریعہ جو کامیابی ہوگی۔ اس میں ۹ حصے ان کے ہوں گے اور ایک حصہ تمہارا کیونکہ وہ ان تمام ابتدائی مشکلات کو حل کر چکے ہیں۔ جو ابتدا میں ہوا کرتی ہیں۔ تمہارے لئے اب وہ مشکلات نہیں ہوں گی۔ انہوں نے جو آسانیاں پیدا کی ہیں ان کو تم استعمال میں لاؤ۔ اس لئے جس جگہ جاؤ ان کے کام کی قدر کرو۔ ان کے لئے دعا کرو اور اپنے لئے اور اس کام کے لئے بھی دعا کرو

ایک جگہ ملکانوں میں آریوں نے اعتراض کیا۔ کہ اسلام تو وہ مذہب ہے جو بہن بھائی کی شادی کر دیتا [illegible]یا کے بچوں کی) اب اگر ایسے موقع پر علمی طور پر بحث کی جائے تو کم مفید ہو گی۔ اس لئے ہمارے دوستوں نے اللہ کے فضل سے یہ جواب دیا۔ کہ اسلام میں تو بہن بھائیوں کی شادی نہیں ہوتی۔ البتہ ہندو مذہب میں ہوتی ہے۔ کیونکہ تناسخ میں ممکن ہے بہن یا کوئی اور قریبی رشتہ دار اگلے جنم میں بیوی بن جائے۔ پس وہ بات کرو جو مخاطب کے لئے مفید ہو۔ غلط نہ ہو۔ اسلام کے مطابق ہو۔ گو ہو ایسی عام فہم کہ سننے والوں کے لئے مفید ہو۔

اظہار ہمدردی

دسویں نصیحت یہ ہے کہ ہمدردی سے جو کام ہو سکتا ہے۔ وہ بغیر ہمدردی کے نہیں ہو سکتا۔ لیکن ہمدردی کے یہ معنے نہیں ہیں کہ تم ان میں آئندہ کے لئے کوئی لالچ پیدا کر دو۔ بلکہ یہ ہے کہ ان کی ضرورت کے وقت جس قدر تم مدد کر سکتے ہو۔ کرو۔ جسمانی طور پر امداد دو۔ اور اگر تمہارے پاس کچھ ہو تو جس طرح اپنے وطن میں غربا کی امداد ضرورت کے وقت کرتے ہو۔ ان کی بھی کرو۔ آئندہ کے لئے کوئی وعدہ نہ کرو کہ ہم یہ کریں گے اور وہ کریں گے۔ کیونکہ لوگوں نے ان کو لالچ دیکر خراب کر دیا ہے۔ اگر ہم بھی وعدہ دینگے اور اس سے ان میں لالچ پیدا ہو گا تو ان کی اصلاح مشکل ہو جائے گی۔

کارگذاری کی یادداشت رکھو

گیارھویں نصیحت یہ ہے۔ جو کام کرو اس کی یادداشت رکھو۔ اور افسر کو باقاعدہ اطلاع دو۔ خواہ روزانہ خواہ ہفتہ وار نوٹ بک کا فائدہ آئندہ کام کرنے والے مبلغوں کو بھی ہو گا۔

پہلے مبلغین کا شکریہ ادا کرو

اس کے بعد میں اس مضمون کی طرف آتا ہوں کہ ہمارے جو بھائی پہلے گئے وہ کس حال میں گئے تھے۔ انہوں نے وہاں کیا کام کیا اور کسطرح انہوں نے آریوں کی سو سالہ [illegible] کا مقابلہ کیا۔ جب ہمارے آدمی گئے ہیں تو وہ ایسا وقت تھا جبکہ شردھانند صاحب نے علی الاعلان کہا تھا کہ ملکانہ لوگ پیاسے پرند کی طرح چونچ کھولے بیٹھے ہیں۔ کہ ان کے منہ میں کوئی پانی چوائے۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ جائیں۔ اور ان کو ہندو دھرم میں ملالیں۔ اس وقت مسلمانوں کو یہ بھی معلوم نہ تھا کہ ملکانوں کی آبادی کہاں کہاں ہے۔ حضرت ہدایت الاسلام کو چند دیہات کا علم تھا۔ اور وہ اس کو چھپائے بیٹھی تھی۔ مسلمانوں کو نہیں معلوم تھا کہ کن کن ضلعوں میں ان کی آبادی ہے۔ اور ریلوے کہاں تک ہے۔ اور راستے کیسے ہیں۔ حالانکہ وہ بہت وسیع علاقہ تھا۔ ملکانہ علاقہ اسی طرح ہی جیسے جالندھر۔ لاہور۔ راولپنڈی وغیرہ کی کمشنریوں کو ملادیا جائے۔ پھر یو۔پی کی آبادی بھی پنجاب سے زیادہ پھیلی ہوئی ہے۔ پچاس میل کے علاقہ میں وہ پھیلے ہوتے ہیں۔ اس کی مثال ایسی ہی سمجھو کہ اگر کوئی شخص یہ معلوم کرنا چاہے کہ پنجاب میں سید کہاں کہاں ہیں۔ تو اس کے لئے کتنا مشکل کام ہے۔ بعض علاقوں میں ریل کم ہے یا نہیں ہے۔ ایسی حالت میں ہمارے بھائی وہاں گئے۔ اور ان میں سے بعض نے ستر ستر میل کا پیدل سفر طے کیا۔ گویا وہ بیس بیس گھنٹے چلتے رہے ہیں۔ اور پھر جب وہ گئے تو بعض علاقوں میں ان کو ڈاکو خیال کیا گیا۔ بعض میں خیال کیا گیا کہ یہ ان کے بچے بھگا لیجائینگے۔ اس حالت میں وہ ان کی بات کب سن سکتے تھے۔ وہ بجائے ان کی بات سننے کے ہر وقت ان کی حرکات پر ہی نظر رکھتے ہوں گے۔ پھر اجنبیت وغیرہ کی وجہ سے بعض مقامات سے ہمارے مبلغوں کو نکال بھی دیا گیا وہ کئی کئی دن سڑکوں پر پڑے رہے۔ اور ان کو فاقے کرنے پڑے۔ بعض کو مہینہ مہینہ بھر چنے چبا کر گذارہ کرنا پڑا۔ رمضان کے مہینہ میں لوگ کس طرح اپنے گھروں میں سامان کرتے ہیں۔ مگر ایک مہینہ میں ہمارے مبلغوں کو ستوؤں پر گذر کرنا پڑا۔ وہ لوگ چھوت چھات کرتے [illegible] ان کا کھانا پکانے کے لئے بھی تیار نہ تھے۔ اور ہماری تاکید تھی کہ ان سے مت مانگو۔ اور لحاظ میں بھی ان سے کوئی خدمت نہ لو۔ پھر ادھر آریوں کی کوششیں تھیں۔ ادھر علماء دیوبند وغیرہ بھی ہماری مشکلات میں اضافہ کر رہے تھے۔ وہ لوگوں کو کہتے تھے۔ کہ ان کے ساتھ ملنے سے بہتر ہے۔ کہ آریہ ہو جاؤ۔ غرض ایسی ایسی سخت مشکلات تھیں۔ جن میں وہ لوگ گئے اور انہوں نے ان مشکلات میں کام کیا۔ انہوں نے جو کام کیا ہے اور جس حالت میں کیا ہے ان کو پڑھکر اور ان کی قربانی کو دیکھکر رقت آتی ہے۔ انہوں نے اصل مشکلات کا مقابلہ کیا ہے۔ اب اگر تم کو فتح حاصل ہو تو اس فتح کی بنیاد انہوں نے ہی رکھی ہے۔ اور اس فتح کا سہرا اصل میں ان ہی کے سر ہو گا۔ اس لئے ضروری ہے کہ تم ان کے کام کو حقارت سے نہ دیکھو۔ بلکہ چاہیئے کہ تم ان کی شکر گذار ہو۔ کہ ابتدائی مشکلات کو انہوں نے تمہارے لئے صاف کر دیا ہے۔ آتا ہے من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ۔ جو لوگوں کا شکر گذار نہیں ہوتا۔ وہ اللہ کا بھی شکر گذار نہیں ہو سکتا۔ اس لئے تمہارا فرض ہے کہ تم ان کا شکر ادا کرو۔ میں تو بے تعلق کی طرح ہوں۔ میرے لئے جیسے وہ ہیں ویسے ہی تم ہو۔ میرا تم سب سے ایک سا رشتہ ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اب تم [illegible] ذریعہ جو کامیابی ہو گی۔ اس میں ۹ حصے ان کے ہوں گے اور ایک حصہ تمہارا کیونکہ وہ ان تمام ابتدائی مشکلات کو حل کر چکے ہیں۔ جو ابتداء میں ہوا کرتی ہیں یا تمہارے لئے اب وہ مشکلات نہیں ہوں گی۔ انہوں نے جو آسانیاں پیدا کی [illegible] ان کو تم استعمال میں لاؤ۔ اور ان کے کام کی قدر کرو اور اپنے لئے [illegible]

اس کے بعد میں نصائح کو ختم کرتا ہوں پہلے جو وفود کو صدقہ کی رقوم دی جاتی تھیں اس میں علاوہ راستہ میں خیرات کرنے کے وہاں کے خیراتی امور کے لئے بھی رقم فراہم ہو جاتی تھی۔ مگر اس کے لئے اب ہم نے علیحدہ انتظام کیا ہے۔ اس لئے اب جو صدقہ دیا جاتا ہے وہ تھوڑا ہے۔ اور صرف اس لئے ہے کہ راستہ میں وفد کی طرف سے صدقہ کیا جائے۔ (اس پر حضور نے اپنے گھر کی طرف سے کچھ رقم بطور صدقہ دی۔ اور دوسرے احباب نے بھی کچھ نقدی پیش کی۔) یہ صدقہ راستہ میں فقراء و مساکین وغیرہ میں تقسیم کر دیا جائے۔

اس کے بعد حضور نے دعا فرمائی۔ اور دعا کے بعد فرمایا۔ خدا کرے اب آئندہ جو وفد جائیں وہ ملکانوں کو ارتداد سے بچانے کے لئے نہیں بلکہ ان کی تربیت کرنے کے لئے جائیں۔

صیغہ بیت المال کا اعلان

۱۔ میں نے شروع اپریل میں زمیندار جماعتوں میں ایک فارم اجناس کا طبع کرا کر ارسال کیا تھا جس میں تمام کارکنان کی خدمت میں التماس کی گئی تھی کہ تمام زمیندار احباب سے ہر قسم کی پیدا شدہ جنس پر چندہ فصلانہ بشرح اڑھائی سیر فی من حاصل کیا جاوے اس کے بعد متعدد چٹھیوں اور اعلانات کے ذریعہ بھی یاد دہانی کرائی گئی ہے۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ابھی تک اس کی طرف ایسی توجہ نہیں ہوئی جیسی کہ احباب کے اخلاص اور دینی خدمت کے جوش سے توقع کی جاتی تھی۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ گذشتہ سالوں کی نسبت اس سال چندہ فصلانہ میں سستی اور کمی نظر آتی ہے۔ لیکن ابھی چونکہ کچھ وقت باقی ہے۔ اس لئے میں پھر اپنے تمام کارکن احباب کی خدمت میں زور سے عرض کرتا ہوں کہ وہ فوراً اٹھ کھڑے ہوں۔ اور وقت کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ اپنی پوری ہمت صرف کر دیں۔ تاکہ سال رواں کے بجٹ میں کمی نہ رہ جائے۔ غلہ کی فراہمی میں اس امر کا خیال رکھا جاوے کہ ہر دو دست سے نقشہ مرسلہ کے مطابق یعنی ۲½ سیر فی من غلہ وصول کرنے کی کوشش کی جائے۔ اور بعد فراہمی مناسب نرخ پر فروخت کر کے روپیہ جلد ارسال کیا جاوے۔

۲۔ زکوٰۃ کا روپیہ وصول کرنے میں پوری توجہ نہیں کی گئی۔ صاحب نصاب احباب سے زکوٰۃ وصول کی جاوے۔ اور اسے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے حضور میں یا ناظر بیت المال قادیان کے پتہ سے ارسال کیا جاوے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر زکوٰۃ کی وصولی کا کافی انتظام کارکنان سلسلہ فرماویں۔ تو اس مد کا روپیہ بہت زیادہ وصول ہو سکتا ہے۔

۳۔ یہ بات بارہا احباب کے نوٹس میں آ چکی ہے کہ چندہ ماہوار ہر ماہ کی بیس۲۰ تاریخ تک اس دفتر میں آنا ضروری ہے۔ کیونکہ اخراجات ماہواری ادا کرنے پڑتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ آمد بھی باقاعدہ ماہوار ہوتی رہے۔ پس کارکن احباب کو ہر ماہ کی بیس۲۰ تاریخ تک چندہ ماہوار وغیرہ اس دفتر میں پہنچانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

۴۔ ششماہی اول کے گوشوارہ سے احباب کو علم ہو گیا ہوگا۔ کہ [illegible] جماعتوں نے اپنے نصف بجٹ کو پورا کیا ہے۔ باقی [illegible] جماعتوں نے نصف بجٹ سے کم ارسال کیا ہے۔ ایسی تمام جماعتوں کو جن سے نصف بجٹ سے کم وصول ہوا ہے۔ دفتر سے ایک چٹھی جا رہی ہے۔ جس میں استدعا کی گئی ہے کہ وہ ۳۰ ستمبر ۱۹۲۳ء تک اپنے بجٹ کی کمی کو پورا کریں۔ اور خاص طور پر اس طرف توجہ فرماویں۔ اور اگر اس کمی کی کوئی خاص وجہ ہو۔ تو اس سے بھی دفتر کو مطلع فرماویں۔

۵۔ رقم چندہ ارسال کرتے وقت کوپن پر تفصیل دیں۔ اور جس کھاتہ جماعت میں رقم جمع ہوگی اس کا نام بھی کوپن پر ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ بغیر اس کے رقوم کو جماعت کے کھاتوں میں لینا ناممکن امر ہے۔

ناظر بیت المال قادیان

ملکانوں کو مرتد کرنے کیلئے آریوں کی چالیں

مرتد ہونیکے لئے روپیہ پیش کیا جاتا ہے

اگرچہ اس بات میں ذرا بھی شک و شبہ نہیں۔ کہ آریوں کے پاس ملکانوں کو مرتد کرنے کا سب بڑا ذریعہ مال و زر ہی ہے۔ اور اسی سے ان کو خرید رہے ہیں۔ لیکن ظاہر آریہ اس سے انکار کرتے ہیں۔ ذیل میں ایک معزز ملکانہ راجپوت کا مختصر سا مضمون درج کیا جاتا ہے۔ جو آریوں کے انکار کی بڑے زور کے ساتھ تکذیب کر رہا ہے:۔

خاکسار کے موضع میں قریباً تین سو۳۰۰ آدمی ملکانہ راجپوت رہتے ہیں۔ ہم لوگوں سے آریہ و ہندو سبھا نے کہا کہ اگر تم معہ تمہارے موضع کے مکرر ہندو ہو جاؤ۔ تو ہم تم لوگوں کو مبلغ بیس۲۰ ہزار روپیہ کے قریب دیں گے سوائے اور بھی ہر قسم کا لالچ دیا۔ مگر چونکہ ہم کو اپنے مذہب کی خوبی اور صداقت کا پورا علم تھا ہم ان کے دھوکہ میں نہیں آئے۔ اور کیوں آتے۔ مذہب ایسی چیز نہیں ہے کہ جسے کو بالعوض روپیہ کے بیچ ڈالا جاتا۔ یا بیچ ڈالا جائے۔ میں افسوس کرتا ہوں کہ آریہ اور ہندو سبھا کے لوگ کیوں لوگوں کو بہکا کر ٹٹی کی آڑ میں شکار کھیلتے ہیں۔ اور میدان مباحثہ میں کیوں قدم نہیں رکھتے۔ میں پیشتر بھی بذریعہ اخبار اعلان کر چکا ہوں۔ کہ اگر آریہ اور ہندو سبھا کو اپنے مذہب کی سچائی کا گمان ہے۔ تو میدان میں آئے اور مباحثہ کرے۔ اور اگر ہمت نہ ہو تو اپنا سا منہ لیکر خاموش ہو رہے۔ اور پھر شدھی کا لفظ منہ سے نہ نکالے۔ زمانہ سلطان محمود غزنوی میں جس وقت سلطان مذکور نے مندر سومنات کو توڑنے کا حکم دیا تھا۔ اس وقت ہندوؤں نے سلطان کو لالچ دیا کہ جا ہو جسقدر روپیہ ہم سے لے لو مگر مندر نہ توڑا جائے۔ اس کے جواب میں کہا گیا تھا کہ میں بت شکن ہوں۔ بت فروش نہیں ہوں آج اسی طرح ہمکو لالچ دیا جا رہا ہے مگر ایک خدا کو چھوڑ کر ہم بت پرست نہیں بن سکتے۔ میں تعجب کرتا ہوں کہ اگر

اس کے بعد میں نصائح کو ختم کرتا ہوں
پہلے جو نقود کو صدقہ کی رقوم دی جاتی تھیں
اس میں علاوہ راستہ میں خیرات کرنے کے وہاں
کے خیراتی امور کے لئے بھی رقم فراہم ہو جاتی
تھی۔ مگر اس کے لئے اب ہم نے علیحدہ انتظام
کیا ہے۔ اس لئے اب جو صدقہ دیا جاتا ہے وہ
تھوڑا ہے۔ اور صرف اس لئے ہے کہ راستہ
میں وفد کی طرف سے صدقہ کیا جائے۔ (اس
پر حضور نے اپنے گھر کی طرف سے کچھ رقم بطور
صدقہ دی۔ اور دوسرے احباب نے بھی کچھ نقدی
پیش کی۔) یہ صدقہ راستہ میں فقراء و مساکین
وغیرہ میں تقسیم کر دیا جائے۔

اس کے بعد حضور نے دعا فرمائی۔ اور دعا
کے بعد فرمایا۔ خدا کرے اب آئندہ جو وفد جائیں
وہ ملکانوں کو ارتداد سے بچانے کے لئے نہیں
بلکہ ان کی تربیت کرنے کے لئے جائیں۔

صیغہ بیت المال کا اعلان

۱۔ میں نے شروع اپریل میں زمیندار جماعتوں
کے فارم اجناس کا طبع کرا کر ارسال کیا تھا جس
[illegible]م کارکنان کی خدمت میں التماس کی گئی تھی
کہ تمام زمیندار احباب سے ہر قسم کی پیداشدہ جنس پر
چندہ ۱ بشرح اڑھائی سیر فی من حاصل کیا جاوے
اس کے بعد متعدد چٹھیوں اور اعلانات کے ذریعہ بھی
یاددہانی کرائی گئی ہے۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے
کہ ابھی تک اس کی طرف ایسی توجہ نہیں ہوئی جیسی
کہ احباب کے اخلاص اور دینی خدمت کے جوش سے توقع
[illegible]اتی تھی۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ گذشتہ سالوں کی
سال چندہ فصلانہ میں سستی اور کمی نظر
[illegible] ہو گیہ وقت باقی ہے۔ اس لئے
[illegible] احباب کی خدمت
[illegible] اللہ شکر [illegible]

ہوں۔ اور وقت کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ اپنی پوری
ہمت صرف کر دیں۔ تاکہ سال رواں کے بجٹ میں
کمی نہ رہ جائے۔ غلہ کی فراہمی میں اس امر کا خیال
رکھا جاوے کہ ہر دوست سے نقشہ مرسلہ کے مطابق
یعنی ۲½ سیر فی من غلہ وصول کرنے کی کوشش کی
جائے۔ اور بعد فراہمی مناسب نرخ پر فروخت کر کے
روپیہ جلد ارسال کیا جاوے۔

۲۔ زکوٰۃ کا روپیہ وصول کرنے میں پوری توجہ نہیں
کی گئی۔ صاحب نصاب احباب سے زکوٰۃ وصول
کی جاوے۔ اور اسے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ
بنصرہ کے حضور میں یا ناظر بیت المال قادیان کے
پتہ سے ارسال کیا جاوے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر زکوٰۃ
کی وصولی کا کافی انتظام کارکنان سلسلہ فرما دیں۔ تو اس
مد کا روپیہ بہت زیادہ وصول ہو سکتا ہے۔

۳۔ یہ بات بارہا احباب کے نوٹس میں
آ چکی ہے کہ چندہ ماہوار ہر ماہ کی بیس تاریخ تک
اس دفتر میں آنا ضروری ہے۔ کیونکہ اخراجات ماہواری
ادا کرنے پڑتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ آمد بھی
باقاعدہ ماہوار ہوتی رہے۔ پس کارکن
احباب کو ہر ماہ کی بیس تاریخ تک چندہ ماہوار
وغیرہ اس دفتر میں پہنچانے کی کوشش کرنی چاہئے

۴۔ ششماہی اول کے گوشوارہ سے احباب کو
علم ہو گیا ہوگا۔ کہ ۱۹۰ جماعتوں نے اپنے نصف بجٹ
کو پورا کیا ہے۔ باقی ۳۰۲ جماعتوں نے نصف بجٹ
سے کم ارسال کیا ہے۔ ایسی تمام جماعتوں کو جن
سے نصف بجٹ سے کم وصول ہوا ہے۔ دفتر سے
ایک چٹھی جا رہی ہے۔ جس میں استدعا کی گئی ہے
کہ وہ ۳۰ ستمبر ۱۹۲۳ء تک اپنے بجٹ کی کمی کو پورا
کریں۔ اور خاص طور پر اس طرف توجہ فرما دیں۔ اور
اگر اس کمی کی کوئی خاص وجہ ہو۔ تو اس سے بھی دفتر کو مطلع فرما دیں۔

۵۔ رقم چندہ ارسال کرتے وقت کوپن پر تفصیل
دیں اور جس کھاتہ جماعت میں رقم جمع ہو گی اسکا
نام بھی کوپن پر ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ بغیر اس کے قریباً
کو جماعت کے کھاتوں میں لیجانا محال امر ہے

ناظر بیت المال قادیان

ملکانوں کو مرتد کرنے کیلئے آریوں کی چالیں

مرتد ہونے کیلئے روپیہ پیش کیا جاتا ہے

اگرچہ اس بات میں ذرا بھی شک و شبہ نہیں۔ کہ آریوں
کے پاس ملکانوں کو مرتد کرنے کا سب بڑا ذریعہ مال و زر
ہی ہے۔ اور اسی سے ان کو خرید رہے ہیں۔ لیکن بظاہر
آریہ اس سے انکار کرتے ہیں۔ ذیل میں ایک معزز ملکانہ
راجپوت کا مختصر سا مضمون درج کیا جاتا ہے۔ جو
آریوں کے انکار کی بڑے زور کے ساتھ تکذیب کر رہا ہے۔

خاکسار کے موضع میں قریباً تین سو ۳۰۰ آدمی ملکانہ
رہتے ہیں۔ ہم لوگوں سے آریہ و ہندو سبھا نے کہا کہ اگر
سب تمہارے موضع کے مکر ہندو ہو جاؤ۔ تو ہم تم
لوگوں کو مبلغ بیس ۲۰ ہزار روپیہ کے قریب دیں گے۔ علاوہ
بھی ہر قسم کا لالچ دیا۔ مگر چونکہ ہم کو اپنے مذہب کی خوبی
اور صداقت کا پورا علم تھا ہم ان کے دھوکہ میں نہیں
آئے۔ اور کیوں آتے۔ مذہب ایسی چیز نہیں ہے کہ جس
کو بالعوض روپیہ کے بیچ ڈالا جاتا۔ یا بیچ ڈالا جائے۔ میں
افسوس کرتا ہوں کہ آریہ اور ہندو سبھا کے لوگ کیوں
لوگوں کو بہلا کر ٹٹی کی آڑ میں شکار کھیلتے ہیں۔ اور میدان
مباحثہ میں کیوں قدم نہیں رکھتے۔ میں پیشتر بھی بذریعہ
اخبار اعلان کر چکا ہوں۔ کہ اگر آریہ اور ہندو سبھا کو
اپنے مذہب کی سچائی کا گمان ہے۔ تو میدان میں آئے
اور مباحثہ کرے۔ اور اگر ہمت نہ ہو تو اپنا سا منہ لیکر
خاموش ہو رہے۔ اور پھر شدھی کا لفظ منہ سے نہ نکالے۔
زمانہ سلطان محمود غزنوی میں جس وقت سلطان مذکور نے
مندر سومنات کو توڑنے کا حکم دیا تھا۔ اس وقت
ہندوؤں نے سلطان کو لالچ دیا کہ جا ہو جسقدر روپیہ
ہم سے لے لو۔ مگر مندر نہ توڑا جائے۔ اس کے جواب
میں کہا گیا تھا کہ میں بت شکن ہوں۔ بت فروش نہیں ہوں
آج اسی طرح ہم کو لالچ دیا جا رہا ہے مگر ایک خدا کو چھوڑ
کر ہم بت پرست نہیں بن سکتے۔ میں تعجب کرتا ہوں کہ اگر

خطبہ جمعہ

مالی قربانی کی خاص ضرورت

زمانہ گذشتہ کی سستی کے کفارہ کا وقت

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

۲۲ جون ۱۹۲۳ء

تشہد اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

انسان کے موٹے موٹے دو حصے ہیں۔ ایک مادیت اور دوسرا روحانیت۔ یہ دونوں حصے اپنے اپنے دائرے میں قربانی کے محتاج ہیں۔ اور جب تک قربانی ضرورت کے مطابق نہ ہو۔ کامیابی نہیں ہو سکتی۔ مثلاً انبیاء کی جماعت کے لوگ ہیں۔ وہ خدا کے ایسے پسندیدہ ہوتے ہیں۔ کہ صوفیاء کے اقوال کے مطابق ان کی شان میں آتا ہے۔ لولاک لما خلقت الافلاک کہ اگر وہ نہ ہوتے۔ تو دنیا نہ پیدا کی جاتی۔ وہ خدا کے ایسے قرب کے مقام پر ہوتے ہیں کہ دنیا ان ہی کی خاطر ہوتی ہے۔ اور ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ ان کے لئے ایک قوم تباہ ہوتی ہے۔ اور ایک قوم ترقی کرتی ہے۔ گویا قوموں کی ترقی اور تباہی ان کے وجود سے وابستہ ہوتی ہے۔

خدا کے پیاروں کی احتیاجیں

مگر باوجود اس کے ہم دیکھتے ہیں۔ کہ دنیا کی حاجات ان کو بھی لگی ہوتی ہیں۔ جہاں خدا تعالیٰ ان کی خاطر بعض قوموں کو تباہ کرتا اور بعض کو ترقیاں دیتا ہے وہاں یہ بھی ہوتا ہے۔ کہ ان کو بھوک لگتی تھی۔ پیاس لگتی تھی۔ سونے کی حاجت ہوتی تھی۔ بیمار بھی ہوتے تھے۔ ان کو دوا کی بھی ضرورت پڑتی تھی۔ لباس کی بھی ان کو ضرورت ہوتی ہے۔ غرض انسانی احتیاجات کے باعث نبی اور غیر نبی میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ اور انبیاء کی روحانیت ان کو مادیت کی احتیاجات سے بچا نہیں سکتی۔ پس کوئی روحانیت نہیں جس کے ساتھ مادیت نہ ہو۔ حتیٰ کہ عبادت میں بھی ظاہری حرکات کرنی پڑتی ہیں۔ روزہ کے ساتھ جسم کو بھی مشقت اٹھانی پڑتی ہے۔ نماز میں انسان ہاتھ باندھتا ہے۔ قعدہ میں بیٹھتا ہے۔ جب روح خدا کے حضور جھکتی ہے جسم بھی جھکتا ہے۔ اور جس طرح روح خدا کے حضور دو زانو ہوتی ہے۔ اسی طرح جسم بھی خدا کے حضور دو زانو ہوتا ہے۔ اسی طرح زکوٰۃ اصل میں اخلاق کی درستی کو کہتے ہیں لیکن اس میں مال بھی دیا جاتا ہے۔ حج میں روح کا تبتل الی اللہ ہوتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ جسم کو بھی مشقت اٹھانی پڑتی ہے۔ غرض سب عبادتوں میں ظاہر کے ساتھ باطن اور باطن کے ساتھ ظاہر بھی ہوتا ہے۔ پس روحانی سلسلہ میں ظاہر بھی اس کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور ظاہر قربانیاں بھی کرنی پڑتی ہیں۔ اور ان قربانیوں میں سے بڑی قربانی مال کی ہوتی ہے۔

فتنہ ارتداد اور جماعت احمدیہ

ہمارے زمانہ میں جانی قربانی کا موقع کم آیا ہے۔ البتہ سلسلہ ارتداد نے ہماری جماعت کو تبلیغ و تعلیم و تربیت کا موقع بہم پہنچا دیا ہے۔ یہ شر جو اٹھایا گیا ہے اسلام کے لئے ایک تازیانہ ہے۔ مگر ہماری جماعت اس سے مزید قربانی کرنا اور مشقت برداشت کرنا سیکھے گی۔ اور میرا ارادہ ہے۔ کہ اس طرز تبلیغ کے سلسلہ کو دائمی کر دیا جائے۔ ہمارے احباب کا فرض ہے۔ کہ اس موقع پر ہر قسم کی قربانیاں بجا لائیں۔ ہم اس فتنہ کے بند ہونے سے تبلیغ کو نہیں چھوڑ سکتے۔ بلکہ ہماری تبلیغ کا سلسلہ قیامت تک جاری رہیگا۔ اب ہم اور ہمارے بعد سلسلہ کا انتظام جس کے ہاتھ میں ہو۔ وہ تبلیغ کرتا رہیگا۔ اور جب تک کافروں کا وجود دنیا میں ہے۔ تبلیغ کا سلسلہ بھی جاری رہیگا۔

غافلوں کو ہوشیار ہو جانا چاہیئے

اب جو قربانیاں ہماری جماعت کرتی ہے۔ اور جن کی عادی ہے وہ مالی قربانیاں ہیں۔ اور نسبت کے لحاظ سے وہ اتنی بڑھی ہوئی ہیں۔ کہ دنیا کی کوئی قوم اتنی قربانیاں نہیں کرتی۔ اور بعض احباب کی قربانیاں تو بہت ہی بڑھی ہوئی ہیں۔ اور ایسے بھی مواقع آئے ہیں کہ سلسلہ نے جب دین کی ضرورت پر گھر کی جائدادیں تک بیچ دی ہیں۔ مگر بعض کے بوجھ اٹھانے سے سارا کام نہیں چل سکتا۔ اس لئے ضروری ہے کہ مجموعی طور پر تمام جماعت قربانی کرے۔ اور وہ لوگ جو سست ہیں یا غافل ہیں۔ وقت آگیا ہے کہ سستی اور غفلت چھوڑ دیں۔ میں تمام جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ سب ملکر قربانیاں کرو۔ تاکہ جماعت کے چند احباب پر بوجھ نہ ہو۔ بلکہ اس بوجھ کو ساری جماعت اٹھائے۔

قربانی کا خاص وقت

اب خاص وقت ہے جبکہ جماعت کے لئے مالی قربانی کی ضرورت بھی بڑھ گئی ہے۔ کیونکہ جب جماعت کے سینکڑوں آدمی چھٹیاں لے کر اور اپنے کاروبار کو چھوڑ کر جانی قربانی کرتے اور تبلیغ کرنے کے لئے جاتے ہیں۔ تو ان لوگوں کے چندوں میں بھی لازمی طور پر کمی آئیگی۔ ادھر اخراجات بڑھ رہے ہیں۔ جن کی سرسری میزان فی الحال ۲۵-۳۰ ہزار ہے۔ ایسے وقت میں اگر جماعت کے سب افراد قربانی نہ کریں گے۔ تو کام کو سخت نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ اگر کسی شخص میں ضعف ہے۔ سستی ہے یا غفلت ہے تو [illegible] کا فرض ہے کہ اس کو چوکس کریں۔ اور اس کے [illegible] سستی اور غفلت کو دور کریں۔ بیت المال پر پہلے [illegible] کے قریب اخراجات کا نیا بار آپڑا ہے۔ بعض لوگوں کی آمدنیاں کم ہو گئی ہیں۔ ایسے وقت میں جماعت کے کسی فرد کا قربانی کرنے سے رکے رہنا جماعت سے دشمنی کرنا ہے۔ اگر وہ لوگ جو اب تک سست رہے ہیں اس ضرورت کے وقت سلسلہ کی خدمت کے لئے آگے بڑھیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ ان کے پہلے قصور کو بھی معاف فرما دیگا۔ پس اس موقع کو رائگان نہیں جانے دینا چاہیئے۔

کارکنوں کا فرض

اس وقت کارکنوں کا بھی فرض ہے کہ بالخصوص سب لوگوں کو جگائیں اگر بعض لوگ ایسے ہیں۔ جنہوں نے سالہا سال سے کوئی چندہ نہیں دیا۔ تو ان کو بھی بیدار کریں۔ ان سے مایوس ہو کر خاموش نہ ہوں۔ کیونکہ ممکن ہے ان پر اس وقت

خاوندوں کے ہاتھوں تنگ آئی ہوئی مرتی کھپتی رہتی ہیں۔ اور بہت سی بیچاری ادھر اپنے والد کے گھر سے دھتکاری ہوئی ادھر اپنے ظالم خاوند کے جیل میں پھنسی ہوئی۔ ہمیشہ کے لئے اپنی زندگی کے دن ختم کئے جاتی ہیں کوئی ہندو عظمت کے گیت گانے والا بتائے۔ ان کی فریاد تک سننے کو تیار نہیں ہوتا۔ بتائیے ایسی مصیبت کی حالت میں بیچاری کریں تو کیا کریں (الفضل) اسلام کے مسئلہ خلع پر اعتراض کرنیوالے ہندوؤں اور خصوصاً آریوں کو بتانا چاہئیے۔ کہ ویدک دھرم نے مذکورہ حالت کا کیا علاج بتایا ہے۔ ہاں بانی آریہ سماج نے یہ صورت رکھی ہے۔ کہ اگر مرد تکلیف دہندہ ہو۔ تو عورت کو چاہئیے۔ کہ اس کی بجائے کسی اور سے نیوگ کرے۔ (ستیارتھ ص ۱۳۸)

۳- ہندو شادی کو ویسے تو دھارمک کہا جاتا ہے تاہم ہندو خاوند جس طریقہ سے شریف عورت کو جب چاہے۔ اپنے سے علیحدہ کر دیتا ہے۔ کبھی بسر مجبوری تجنیس لگاتا ہے۔ کبھی اس کا استری دھن چھین لیتا ہے۔ ہزاروں عورتیں موجود ہیں جو اپنے خاوندوں کی زندگی میں ہو گذراں سے بھی بری حالت میں زندگی بسر کر رہی ہیں۔ لیکن اگر کبھی کوئی شریف عورت اپنے خاوند اور [illegible] خاوند سے [illegible] پانا چاہے [illegible] سرکاری عدالت کے [illegible] کوئی [illegible] بیشک یہی صورت [illegible] ہندو سوسائٹی کی طرف سے عورتوں کی [illegible] کا انتقام ہے۔ (الفضل) [illegible] ویدک دھرم کے [illegible] مرد [illegible] کی صورت میں عورت کو [illegible] اس کو [illegible] سے بھی بری حالت [illegible]

۳- ایک سو تر [illegible] رشی [illegible] فرماتا ہے اگر عورت کے اولاد پیدا نہ ہووے۔ تو دس سال کے بعد۔ اگر اس کے لڑکیاں ہی پیدا ہوں تو بارہ سال کے بعد۔ اگر بچے پیدا ہو کر گذر جاویں۔ تو پندرہ سال کے بعد۔ اور اگر عورت مقابلہ کرنیوالی ہو۔ تو اس کا خاوند اسکو فوراً ہی نکال دے۔ اس کا مقابلہ کرنیوالے کو پتہ لگتا ہے۔ کہ ہندو دھرم شاستر کا دلی منشا یہی ہے کہ استری [illegible] وید کہتے ہیں۔ اسلئے اکثر عورتوں کو جن کے [illegible] سے پہلے لڑکی پیدا ہووے۔ اکثر سسرال والے شروع ہی سے حقارت اور نفرت کے ساتھ دیکھنے لگ جاتے ہیں۔ (الفضل) ہر ایک سمجھدار انسان جانتا ہے کہ قطعاً یہ بات عورت کے اختیار میں نہیں ہے کہ لڑکے پیدا کرے۔ لڑکی نہ کرے۔ لیکن باوجود اسکے جس عورت کے ہاں لڑکی پیدا ہو۔ اس کیلئے ہندو دھرم یہ سخت سزا تجویز کرتا ہے۔

۴- منوجی مہاراج فرماتے ہیں کہ عورت اور غلام کا کسی چیز پر مالکانہ حق نہیں۔ اور اگر وہ کوئی چیز خاص اپنی محنت کے ذریعہ پیدا بھی کریں۔ تو اس چیز پر بھی اصل ملکیت اسی کی ہوگی۔ جس کے گھر میں وہ عورت اور غلام رہتے ہوں۔ (باب ۸ شلوک ۴۱۶) دیکھئے یہاں صاف طور پر عورت کو غلام کے برابر سمجھا گیا۔

۵- دھرم شاستر یہ بھی کہتا ہے کہ مرد بالغ ہو یا نابالغ امیر ہو یا غریب۔ روگی ہو یا تندرست۔ ہر حالت میں اپنی مرضی کے موافق شادی کر سکتا ہے لیکن برعکس اسکے کوئی ہندو لڑکی خواہ بالغ بھی ہو۔ اور ہر طرح سے تندرست اور مضبوط بھی ہو۔ تو بھی خود اپنے عمر کے ساتھی بننے والے ور کی دیکھ بھال میں کوئی دخل نہیں رکھتی (الفضل) بلکہ پنڈت [illegible] صاحب نے تو صاف لکھ دیا ہے کہ حیض آنے سے تین برس [illegible] کنواری لڑکی [illegible] ڈھونڈ کرے اور جو اپنے لائق [illegible] ستیارتھ [illegible] آریوں کے ہاں کہاں تک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

۶- مرد جتنی شادیاں چاہے کر سکتا ہے۔ خواہ اسکے گھر میں اسکی پہلی عورت یا عورتیں موجود بھی ہوں۔ مگر عورت کو اپنے خاوند کی موت کے بعد بھی دوسری شادی کرنے کا حق نہیں۔ (الفضل) تعدد ازدواج اور [illegible] پر اعتراض کرنے والے آریوں اور ہندوؤں کو غور کرنا چاہئیے۔

۷- جو شخص کسی کا قرضہ ادا کئے بغیر مرجاوے۔ تو وہ ہندوؤں کے خیال بموجب اگلے جنم میں غلام۔ خادم۔ عورت۔ پشو کی جون میں ہو کر اپنے قرضخواہ کے گھر میں قرضہ ادا کرنے کے لئے پیدا ہو جاتا ہے۔ دیکھئے ہندو دھرم شاستر نے عورت کو کیسے برے بڑے بھاؤ میں لیا ہے۔

۸- جس طرح [illegible] کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا بڑا مہاپاپ مانا جاتا ہے۔ دیکھئے [illegible] ستری جاتی کی بابت یوں لکھا ہے "ڈھول۔ گنوار۔ شودر۔ پشو۔ ناری ..... یہ سب تاڑن کے ادھیکاری" (سندر کانڈ دوہا ۶۱ چوپائی ۶)

۹- ہندو عورت کو اگر کبھی کوئی حصہ وراثت کا ملتا بھی ہے۔ تو وہ اکثر بشکل ادھی۔ دو طور پر ملتا ہے۔ مگر مرد کو ہر حالت میں وراثت [illegible] بہت زیادہ اور کلی اختیار کے ساتھ ہی ملتی ہے۔ اور انکو بہت دور کی رشتہ داری میں بھی پہنچتی ہے۔

۱۰- ہندو خاوند اپنی تمام جائداد کو وصیت نامہ کے ذریعہ جس کو چاہے دے سکتا ہے۔ وہ چاہے تو بہر اپنی عورت کا بھی کوئی حق قائم نہ رکھے۔ اور خاوند کے لئے کوئی وجہ ظاہر کرنی بھی ضروری نہیں بلکہ صرف اپنی طرف سے جائداد مذکورہ کا دوسرے کے نام پر انتقال کر دینا ہی خاوند کی طرف سے کافی سمجھا جاتا ہے۔

۱۱- ہندو پنڈت باوصف انصاف بھی دیکھئے۔ خاوند تو وہ کیسا ہی [illegible] عورت کو کسی قسم کے مذہبی فرائض [illegible] اکثر یہی ہدایت دیتے ہیں۔ کہ وہ اپنے خاوند کو [illegible] اور ہر صورت میں [illegible] کے برابر ہی سمجھے۔ [illegible] باہر کی تمام [illegible] اور بدکار [illegible] عورت [illegible] ہندو [illegible] عظمت [illegible]

کیا ہندو لیڈروں کو ان حالات کا کچھ پتہ نہیں [illegible] کہ وہ انکو اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھتے ہیں؟ دیکھتے تو ضرور ہیں۔ مگر انکو سچ کہنے سے شاید ہر وقت یہی ڈر رہتا ہے۔ کہ کہیں ان کی [illegible] ہندو عظمت میں فرق نہ آجائے۔ اگر ہندو لیڈر [illegible]

جو لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لے آئے۔ اور سچے مسلمان ہیں ان کو اس باغ میں جانے اور زیارت کرنے کی اجازت ہو گئی ہے۔ اور جو منکر ہیں ان کو اجازت نہیں۔

اس کے بعد ہم دونوں باغ میں داخل ہوئے۔ تو دیکھا کہ باغ نہایت عالیشان اور سرسبز ہے۔ اور ہر قسم کے پھول کھلے ہوئے ہیں۔ اور ایسی خوشبوئیں پھیلی ہوئی ہیں کہ جن سے دماغ معطر ہو جاتا ہے۔ اور کہیں ایسی خوشبوئیں سونگھنے میں نہیں آئیں۔ اور ایسی عمدہ روشنی ہو رہی ہے۔ جس کا مقابلہ گیس اور بجلی اور چاند وغیرہ کی روشنی بھی نہیں کر سکتی۔ جب ہم باغ کے درمیان پہونچے تو دیکھا کہ بہت سے مومنین نورانی شکل و صورت والے ایسی ترتیب سے بیٹھے ہیں۔ کہ جیسے کسی لیکچر یا جلسہ گاہ میں بیٹھے ہوتے ہیں۔ اور ایک نہایت اعلیٰ تخت سنہرا اور سبزی مائل بہت خوشنما رنگ کا بچھا ہوا ہے۔ اور تخت پر حضور پر نور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جلوہ فرما ہیں۔ اور بہت سے مومنین حضور کے سامنے سبزہ زار فرش پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور تھوڑے سے آدمی حضور کے پیچھے بھی بیٹھے ہیں۔ میں نے حضور کو دیکھتے ہی پہچان لیا کہ یہی حضرت مسیح و مہدی ہیں۔ اور باقی آدمی تمام وہ مومنین ہیں جو ان پر ایمان لائے ہیں۔ کہ اتنے میں وہی بزرگ فرمانے لگے۔ یہ جو تخت پر جلوہ افروز ہیں حضرت مسیح موعود ہیں اور باقی تمام آدمی وہ مومنین ہیں۔ جو آپ پر ایمان لائے ہیں اب تم کو حضرت مسیح موعود کی زیارت ہو چکی ہے اس گفتگو کے بعد خاکسار بیدار ہو گیا۔

آنکھ کھلنے کے بعد خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا رہا کہ اس نے مجھ پر حق کھول دیا۔ اور حضرت مسیح موعود کی زیارت سے بھی مشرف فرما دیا۔

اب میں ملتمس ہوں کہ اس خاکسار کی استقامت و درستی اعمال کیلئے اور حصول حسنات دارین و حل مشکلات کیلئے دعا فرمائی جاوے۔ فقط والسلام

حکیم عبدالعزیز ... مولوی نور مصطفیٰ قوم مغل ملتانی دروازہ حصار

احمدی مبلغین سے رضا بیوں کے الجھنے کی ایک مثال

علاقہ ارتداد میں غیر احمدی واعظ اپنے سرکردہ علماء کے اشارہ سے ہمارے مبلغین سے جس طرح خواہ مخواہ الجھتے رہتے ہیں۔ اس کا کسی قدر پتہ ذیل کے واقعہ سے لگ سکتا ہے۔ جو ہمارے ایک مبلغ نے لکھا ہے۔ کہتے ہیں آج صبح میں مولوی عبدالخالق صاحب کے پاس ان کے بلانے پر گیا۔ وہاں سے جب واپس آرہا تھا تو رستہ میں ایک شخص میرے گاؤں کا ملا۔ کہ وہاں تین چار مولوی آئے ہوئے ہیں۔ جب میں آیا تو دیکھا کہ چار آدمی بیٹھے ہیں۔ اور گاؤں کے لوگوں کو کفر کا رہے ہیں۔ میں السلام علیکم کرنے کے بعد ابھی بیٹھا بھی نہ تھا۔ کہ وہ پوچھنے لگے آپ کون ہیں (یہ سوال انہوں نے بہت غصے کے لہجہ میں کیا) میں نے جواب دیا میں انسان ہوں۔

مولوی صاحب۔ آپ کہاں سے آئے ہیں۔
جواب۔ میں قادیان سے آیا ہوں۔ مولوی صاحب تو آپ قادیانی ہیں۔ جواب ہاں میں احمدی ہوں۔ مولوی صاحب آپ ان لڑکوں کو کیا تعلیم دیتے ہیں۔ جواب قاعدہ یسرنا القرآن پڑھاتا ہوں۔ مولوی۔ اس کے بعد کیا پڑھاؤ گے۔ جواب قرآن شریف مولوی اردو بھی پڑھاتے ہو۔ جواب ابھی تو شروع نہیں کیا۔ لیکن شروع کرنے کا ارادہ ہے۔ مولوی آپ ان کو دین کی تبلیغ کرتے ہیں۔ جواب ہاں بے شک مولوی کیا تعلیم دیتے ہو۔ جواب جو نبی کریم صلعم نے ہمکو دی ہے مولوی لوگو! آپ ان کو احمدی بنائیں گے ... خود ہی جواب دیا۔ کہ ہم ایسا ہرگز نہیں ہونے دینگے۔ کہ جو ان کے ہاتھ سے چھوٹ کر ڈاکو کے منہ میں جا پڑیں۔ آپ ان کو ورغلا نہیں پڑھائیں گے۔ میں نے کہا جب وقت آئیگا دیکھا جائیگا۔ ابھی تو یہ الف ب بھی نہیں جانتے۔ لوگوں پر بد اثر ہوتا دیکھکر میں نے ڈاکو قرار دینے پر کہا۔ ہم کو ایسی باتوں کا جواب دینا منع ہے۔ اور نہ ہمکو بحث سے سروکار ہے۔ اگر آپ بحث کرنا چاہتے ہیں۔ تو لکھیں ہم بھی اجازت منگوا لیتے ہیں۔ اس دوران میں جب انہوں نے کہا کہ ہم کو پیاس لگی ہے۔ اور میرے ایک شاگرد نے میرا لوٹا لیکر پانی لانا چاہا۔ تو انہوں نے انکار کر دیا۔ کہ ہم اس لوٹے سے پانی نہیں پئیں گے۔ خیر انہوں نے دوسرے لوٹے میں پانی لاکر پلایا۔ اور کچھ دیر باتیں کرنے کے بعد وہ جب دوسرے گاؤں چلے گئے تو لوگوں نے بتایا کہ یہ کہتے تھے کہ ان کا کھانا حرام ہے۔ ان کے برتن پلید ہیں۔ اور ان کے ساتھ کھانا قطعاً حرام ہے۔ اور ان کو یہاں سے نکال دو۔ ہم یہاں رہینگے۔ تھوڑی دیر گذرنے کے بعد پھر لوٹ کر گو میٹہ آگئے۔ اور خاکسار نے کھانا تیار کیا۔ اور انہی دو لڑکوں کو جو کہ ذرا ہوشیار ہیں جنکا نام احمد حسین اور حافظ علی خاں ہے۔ اپنا گلاس اور اپنا لوٹا بھر کر پانی پلانے کے لئے ان کے پاس بھیجا۔ (ان دو شخصوں کے نام کھورے خاں اور قاسم علی خاں ہیں) اور یہ دونوں بہت تیزی کے ساتھ گفتگو کرتے تھے حتیٰ کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ مارنے کے درپے ہیں۔) ان کو اسی گلاس میں اس لوٹے سے پانی پلایا گیا۔ اور باقی دو جن کا نام اسمٰعیل خاں اور حشمت علی خاں ہے۔ ان کے ساتھ میں کھانا کھانے بیٹھا۔ یہ تمام رہنے مصطفیٰ فرقہ کے ہیں۔ خیر کھانے سے فارغ ہو کر بستر ان کو بچھا دئے۔ اور وہ سب سو رہے۔ ظہر کے وقت بندہ نے اذان دی اور انہوں نے بھی اٹھکر وضو وغیرہ کیا۔ ہم بیٹھے ہوئے تھے۔ اور دوسرے نمازی بھی بیٹھے ہوئے تھے کہ وہ کہنے لگے۔ جگہ تھوڑی ہے پہلے آپ پڑھ لیں۔ پھر ہم پڑھ لینگے۔ اس پر مذکورہ بالا لڑکوں نے کہا کہ ہم کپڑا لا دیتے ہیں۔ چنانچہ حافظ علی خاں اٹھکر کپڑا لے آیا۔ اور بچھا دیا۔ لیکن پھر انہوں نے کہا کہ تم پڑھ لو۔ ہم پھر پڑھ لینگے۔ خیر وہ سنتیں پڑھنے لگے۔ اور ہم نماز باجماعت ادا کرنے لگے۔ ہم نماز پڑھ چکے تو وہ سنتیں پڑھنے کے بعد کھڑے ہوئے اور دو رکعت نماز فرض پڑھی۔ اور پھر سنتیں اور نفل پڑھے۔ جب نماز ادا کر چکے تو ان لڑکوں نے سوال کیا کہ آپ نے دو رکعت فرض کیوں پڑھی ہیں۔ انہوں نے کہا ہم مسافر ہیں۔ لڑکے نے پوچھا

مولوی صاحب آپ کہاں سے آئے ہیں۔ جواب
مجھوڑا سے (موضع مذکور یہاں سے ۵ کوس کے
فاصلہ پر ہے) لڑکا تو اتنا چلنا بھی سفر کہلاتا ہے۔
دوسرے یہ کہ سفر میں سنتیں اور نفل تو بالکل معاف
ہوتے ہیں۔ اور تب فرض آدھے ہوتے ہیں۔ لیکن آپ نے
صرف فرض چھوڑے اور باقی کچھ نہ چھوڑا۔ یہ اعتراض سنکر
وہ شرمندہ ہوئے۔ اور غصے میں یہ جواب دیا کہ تم کون ہو اعتراض
کرنیوالے خاموش رہو۔ حافظ علی خاں۔ مولوی صاحب
ہم لوگ تو جاہل ہیں۔ آپ سے ہم پوچھیں گے۔ تب کچھ حاصل
کریں گے۔ اس کے بعد ایک شخص گوہر خاں نے پوچھا ہم نے
سنا ہے۔ تم نے ان کا کھانا کھایا ہے۔ اور انہی کے
برتنوں میں کھایا ہو۔ اور اسی گلاس اور لوٹے میں پانی
پیا ہے۔ آپ کی بات کا کچھ ٹھیک پتہ نہیں لگتا۔ ابھی کچھ
کہتے تھے۔ اور ابھی بدل گئے۔ میں پاس خاموش بیٹھا
رہا۔ انہوں نے انکار کیا۔ کہ ہم نے کب کہا تھا۔ کہ ان کا
کھانا حرام ہے۔ اسپر بچے بھی بول اٹھے۔ کہ مولوی صاحب
آپ نے کہا تھا۔ بچوں کو تو جھڑک دیا گیا۔ اور گوہر خاں سے
بھی ترشروئی سے بات کی۔ اور کہنے لگے۔ کیا آپ
ہماری لڑائی کروانا چاہتے ہیں۔ اس نے جواب دیا کہ ہم
تو نہیں کروانا چاہتے۔ تم خود کرنا چاہتے ہو۔ حشمت علی
غصہ ہو کر اٹھ کھڑا ہوا۔ اور چوپال کے اندر چلا گیا۔ اور
وہاں حافظ علی اور احمد حسین کو بلا کر کہنے لگا کہ تم عجیب
آدمی ہو۔ بحث کو دیتے ہو۔ انہوں نے کہا کہ مولوی
صاحب کیا کریں۔ جو مولوی صاحب یہاں ٹھہرے ہوئے
ہیں۔ اگر ہم جھوٹ بولیں تو وہ سخت سزا دیتے ہیں۔ اور
انہوں نے منع کیا ہے کہ چاہے کچھ ہو جھوٹ کبھی نہ بولنا
[illegible]
[illegible]
انہوں نے [illegible] اور کوشش کی کہ
لوگ ہم سے بدظن ہو جائیں۔ لیکن اللہ کے فضل سے ان
پر ذرہ اثر نہ ہوا۔ بلکہ بالکل الٹا اثر ہوا۔ اور لوگوں نے کہا کہ
ہم ان کو ماریں گے۔ میں نے منع کیا۔ عورتوں تک نے
بہت برا منایا۔ وہ ہمارے واسطے مفید ہوا۔ لوگ مولوی
سے سخت بدظن ہو گئے ہیں۔ ملک عبدالعزیز از گوہیٹہ
ضلع [illegible]

نائیجیریا مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام

افریقن احمدیوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام

احمدیوں کی تعداد میں اضافہ

(از جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نیر مقیم لندن)

سکرٹری تبلیغ کی رپورٹ

ایفا یو شیع سکرٹری تبلیغ لیگوس لکھتے ہیں کہ جمعہ کے خطبوں میں چیف امام
خاص طور پر موثر الفاظ میں جماعت کو ترقی کرنے اور
احمدیت پر مضبوط رہنے کا وعظ کرتے ہیں۔ شہر اور
مرکزی مقام میں برابر ہفتہ و آتوار کو تقریریں ہوتی
ہیں۔ یورٹن سکوہ میں جہاں ہم پر پتھر برسا کر بعض
ظالم قید ہوئے تھے۔ دوبارہ تقریریں شروع کر دی
ہیں۔ اور لوگ جوش و شوق کے ساتھ آتے ہیں۔
مستورات کا درس مسجد کلاں میں برابر باقاعدہ ہوتا
ہے۔ اور الفا شیٹا اس جماعت کو محبت سے سکھاتے
ہیں۔ سنیچر وار کی صبح کو قرآن کلاس برابر باقاعدہ ہوتی
ہے۔ ان کے علاوہ دو مسٹری کلاسز ہیں ایک نو عمر
یوروباؤں طلبہ کے لئے اور دوسری معزز تعلیم یافتہ
کارکنان جماعت کے لئے۔ موخر الذکر کلاس اخوئم ذکریا
تینوبو رئیس کے مکان پر ہوتی ہے۔
تین آدمیوں نے تازہ بیعت کی ہے۔

جنرل سکرٹری احمدیہ لیگوس کی رپورٹ

مسٹر اے آر بوکو جنرل سکرٹری لیگوس لکھتے ہیں
دونوں مدرسوں میں غیر معمولی محنت
سے کام کرنا پڑا ہے۔ کیونکہ انسپکٹر صاحب بغرض
معائنہ آنے والے ہیں۔ مدرسہ کا ماہوار خرچ
۲۴ پونڈ ۱۲ شلنگ ہے فیسوں سے آمد ۱۲ پونڈ
ہے۔ باقی جماعت کو جو مقدمات کی وجہ سے دبی
ہوئی ہے۔ ادا کرنا پڑتا ہے۔ مدرسہ کی طرف پوری
توجہ ہے۔ مدرسین بہت محنت سے کام کر رہے
ہیں۔ قواعد و ضوابط کا نسٹیٹیوشن ٹائپ ہو رہا ہے
اور حسب ہدایات آنجناب اس کی کاپیاں منتخبہ
کمیٹی کے ممبروں کو بغرض تنقید دیجائیں گی۔ اور
کمیٹی کی کارروائی اور ممبروں کی آراء سے بعد ازاں
آپ کو اطلاع دی جائے گی۔ متعلقہ جماعت
میں جزوی تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ اور ایک خاص
کمیٹی مالی اصلاح کے کام میں مصروف ہے۔ ماہوار
چندوں میں ترقی ہو رہی ہے۔ نوجوان سر توڑ
کوشش کر رہے ہیں۔ ہم عنقریب اللہ نے چاہا تو
قادیان کا ماہوار چندہ شروع کر دیں گے۔
یہ بیج پھیلیگا۔ آپ بہت جلد دوسرے ذرائع
سے بھی سن لینگے کہ جو بیج آپ نے مخالفت و
ایذا دہی اور آب و ہوا کے بداثرات کا مقابلہ کرتے
ہوئے بویا تھا۔ وہ پودا بن رہا ہے۔ اور بار آور ہوگا۔

اسسٹنٹ سکرٹری امور عامہ

مسٹر [illegible] لیگوڈا اسسٹنٹ
سکرٹری امور عامہ رپورٹ کرتے ہیں۔ معاملات
قطعات زمین کی نسبت حالات موجودہ حسب ذیل ہیں
۱۔ لیقاجی کے بڑے قطعہ زمین (۲۵ پلاٹس)
کے متعلق کاغذات بعد منظوری گورنمنٹ تیار ہیں۔
صرف گورنمنٹ کو یہ فکر ہے کہ گرد و پیش کی زمین
جو کسی اور شخص کی مملوکہ ہے۔ اس کا کوئی حصہ
اس زمین میں آکر مقدمات کا سلسلہ نہ شروع ہو جائے
جونہی یہ اطمینان ہو گیا۔ کاغذات کی تکمیل و تعمیل
ہو جائیگی۔ اور احمدیہ جماعت کو مدرسہ ثانوی
کے لئے سرکار کی طرف سے عطیہ زمین ہو جائیگا۔
۲۔ ایگیا میں پرائمری مدرسہ بنانے اور
مبلغین کے گھر تعمیر کرنے کے لئے جس زمین کی نسبت
درخواست کی گئی تھی۔ اس کی نسبت تمام حکام نے
سفارش کر دی ہے۔ اور کاغذات بغرض منظوری
چیف سکرٹری صاحب کے ہاں پیش ہیں۔ انشاء اللہ
منظوری ہو جائے گی۔
۳۔ عیدگاہ کی زمین کے لئے کمشنر اراضیات